بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 27

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

17 ذوالحجہ 1444 ہجری قمری ● 6 وفا 1402 ہجری شمسی ● 6 جولائی 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ

(آل عمران: 191)

ترجمہ: یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحبِ عقل لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جون 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

قرآن کریم دنیا میں نہ بھی ہوتا تب بھی ایک ہی خدا کی پرستش ہوتی

جب ہم قانون قدرت میں نظر کرتے ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ ضرور ایک ہی خالق و مالک ہے

کوئی اس کا شریک نہیں، دل بھی اُسے ہی مانتا ہے اور دلائل قدرت سے بھی اسی کا پتہ لگتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

قرآن کریم کی تعلیموں کو اللہ تعالیٰ نے کئی طرح پر مستحکم کیا تا کہ کسی قسم کا شک نہ رہے اور اسی لیے شروع میں فرمایا لَا رَیۡبَ فِیۡہِ (البقرۃ:3) یہ استحکام کئی طور پر کیا گیا ہے۔

اوّلاً۔ قانون قدرت سے استواری اور استحکام قرآنی تعلیموں کا کیا گیا۔ جو کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے قانون قدرت اس کو پوری مدد دیتا ہے۔ گویا جو قرآن میں ہے وہی کتاب مکنون میں ہے۔ اس کا راز انبیاء علیہم السلام کی پیروی کے بدوں سمجھ میں نہیں آسکتا اور یہی وہ سرّ ہے جو لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ (الواقعۃ:80) میں رکھا گیا ہے۔ غرض پہلے قرآنی تعلیم کو قانون قدرت سے مستحکم کیا ہے۔ مثلاً قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی صفت وحدہ، لاشریک بتلائی۔ جب ہم قانون قدرت میں نظر کرتے ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ ضرور ایک ہی خالق و مالک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ دل بھی اُسے ہی مانتا ہے اور دلائل قدرت سے بھی اسی کا پتہ لگتا ہے، کیونکہ ہر ایک چیز جو دنیا میں موجود ہے وہ اپنے اندر کرویت رکھتی ہے۔ جیسے پانی کا قطرہ اگر ہاتھ سے چھوڑیں تو وہ کروی شکل کا ہوگا اور کروی شکل توحید کو مستلزم ہے اور یہی وجہ ہے کہ پادریوں کو بھی ماننا پڑا کہ جہاں تثلیث کی تعلیم نہیں پہنچی وہاں کے رہنے والوں سے توحید کی پرسش ہوگی۔ چنانچہ پادری فنڈر نے اپنی تصنیفات میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم دنیا میں نہ بھی ہوتا تب بھی ایک ہی خدا کی پرستش ہوتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا بیان صحیح ہے، کیونکہ اس کا نقش انسانی فطرت اور دل میں موجود ہے اور دلائل قدرت سے اس کی شہادت ملتی ہے۔ برخلاف اس کے انجیلی تثلیث کا نقش نہ دل میں ہے نہ قانونِ قدرت اس کا مؤیّد ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 466، مطبوعہ 2018 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرض میں کمی کرنے کی سفارش

(2405) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہؓ☆ شہید ہوئے اور بال بچے اور قرض چھوڑ گئے۔ مَیں نے قرض خواہوں سے چاہا کہ وہ ان کے قرض سے کچھ چھوڑ دیں۔ وہ نہ مانے تو مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے چاہا کہ اُنکے پاس اسکی سفارش فرمائیں۔ وہ پھر بھی نہ مانے۔ آپؐ نے فرمایا: اپنی کھجوروں کو قسم وار ترتیب دو اور انہیں علیحدہ علیحدہ کردو۔ عذق بن زید قسم کی کھجور الگ ہو اور لین الگ ہو اور عجوہ الگ ہو۔ پھر میرے آنے تک قرض خواہوں کو لے آؤ۔ مَیں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آئے اور کھجوروں کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور ہر شخص کو ماپ کر دیتے گئے یہاں تک کہ ہر شخص نے اپنا حق پورا کا پورا پالیا اور کھجور ویسی ہی رہی، گویا کہ اسے کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔

☆ حدیث کے راوی حضرت جابرؓ کے والد صاحب

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الاستقراض، مطبوعہ 2008 قادیان)

دنیا کی ہر چیز مجموعی طور پر خدا کی تسبیح کرتی ہے اور فرداً فرداً بھی خدا کی تسبیح کرتی ہے

ہر چیز میں خدا کی صفات کی جھلک ہے، خدا کی ستاری، غفاری، اسکی خلق، اسکی ملک، وغیرہ تمام صفات ہر ایک چیز میں پائی جاتی ہیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت 45 تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِیۡہِنَّ ؕ وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ وَلٰکِنۡ لَّا تَفۡقَہُوۡنَ تَسۡبِیۡحَہُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس آیت میں فرمایا کہ دنیا کو اگر مجموعی نظر سے دیکھا جائے تو وہ بھی خدا کے واحد ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اس کی ایک ایک چیز کو دیکھا جائے تو وہ علیحدہ علیحدہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خدا واحد ہے۔

اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ میں اسکے فرداً فرداً تسبیح کرنے کا ذکر ہے اور پہلے جملے میں مجموعی طور پر توحید ظاہر کرنے کا اشارہ ہے۔ ورنہ اگر تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِیۡہِنَّ میں بھی فرداً فرداً توحید پر دلالت کرنا مقصود ہوتا تو بعد میں یہ جملہ نہ آتا۔ پس اس جملے کا دوبارہ بیان کرنا بتاتا ہے کہ پہلے جملے میں دنیا کی تمام چیزوں کا مجموعی طور ہر توحید ثابت کرنا ظاہر گیا گیا ہے اور دوسرے جملے میں دنیا کی ہر ایک چیز کا علیحدہ علیحدہ توحید کی دلیل ہونا بتایا گیا ہے۔ دنیا کی اشیاء کو دیکھ لو ایک دوسرے سے کیسی وابستہ ہیں۔ بعض چیزیں آپس میں ہزاروں لاکھوں کروڑوں میل پر ہوتی ہیں لیکن سب کا وجود ایک دوسرے سے وابستہ ہوتا ہے اور سب آپس میں ایک نظام میں منسلک ہوتی ہیں۔ پس ان کا ایک ہی قانون سے وابستہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ دنیا میں کوئی دوسرا قانون نہیں ورنہ ضرور خلل ہوتا اور جب دوسرا قانون ہی نہیں تو دوسرے مقنن کا وجود کس طرح ممکن ہوگا؟

دنیا کی سب چیزیں فرداً فرداً بھی تسبیح کرتی ہیں، اس طرح کہ ہر چیز میں خدا کی صفات کی جھلک ہے، خدا کی ستاری، غفاری، اسکی خلق، اس کی ملک، وغیرہ تمام صفات ہر ایک چیز میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی وہ چیز ان باتوں پر عمل کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ دنیا کا کوئی ذرّہ بھی لے لو اس میں یہ سب صفات کام کرتی نظر آئیں گی۔ پس جب ہر چیز خدائے واحد کی صفات کو ظاہر کررہی ہے تو اسے کسی اور خدا کی طرف کس طرح منسوب کیا جاسکتا ہے۔

وَلٰکِنۡ لَّا تَفۡقَہُوۡنَ تَسۡبِیۡحَہُمۡ سے بعض لوگوں نے یہ مراد لی ہے کہ ان کی علیحدہ علیحدہ بولیاں ہیں جو سمجھ میں نہیں آتیں۔ اگر ہر چیز کی علیحدہ بولی ہوتی اور ہم اسے سمجھ نہ سکتے تو ہمارے لئے یہ امر دلیل کیسے بن سکتا۔ دلیل تو وہ ہوتی ہے جسے ہم سمجھ بھی سکیں۔ پس یہاں پر تَفۡقَہُوۡنَ سے مختلف اشیاء کی بولی سمجھنا مراد نہیں بلکہ یہ بتایا ہے کہ تم یہ نہیں سمجھتے کہ وہ تسبیح کررہی ہیں اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا وہ حلیم وغفور ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اس کے علم کی وجہ سے تم بجائے فائدہ اٹھانے کے شرارتوں میں بڑھ رہے ہو کیا تم خیال نہیں کرتے کہ ایسے نظام اور دلائل کے ہوتے ہوئے تمہارا ان سے فائدہ اٹھانا بلکہ شرارتوں میں بڑھتے جانا اور فوراً نہ پکڑے جانا خدا تعالیٰ کے علم کی وجہ سے ہی ہے۔ پس شرافت کا جذبہ ظاہر کرو اور اللہ تعالیٰ کے اس علم کی قدر کرو۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 343، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

"لڑکی کے بعد لڑکا"
مضمون از ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 16 جون 2023 (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

سالانہ کانفرنس IAAAE سے حضور انور کا خطاب

مسجد بیت السلام Scunthorpe (یو.کے) کے افتتاحی تقریب سے حضور انور کا خطاب

ملکی رپورٹ

وصایا

نماز جنازہ حاضر وغائب

خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب

خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لڑکی کے بعد لڑکا

لڑکا پانے کا ایک حقیقی قرآنی نسخہ

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک دلچسپ مضمون الفضل 1936ء سے پیش ہے۔ لڑکا پانے کیلئے قرآن کریم کا ایک مجرب و آزمودہ نسخہ ذیل کے مضمون میں پیش کیا گیا ہے۔ لڑکے کے خواہشمند احباب لڑکی کے بعد لڑکا پانے کیلئے یہ نسخہ ضرور آزمائیں۔ (ادارہ)

الفضل میں ایک اشتہار کسی دوا کا چھپا کرتا تھا کہ اسکے استعمال سے جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اسکے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ اشتہار پڑھ کر مجھے یاد آیا کہ ایک نسخہ مجھے بھی معلوم ہے اور بے خرچ کیوں نہ میں ضرورتمند احباب کیلئے اسے شائع کردوں۔

تاریخ اس نسخہ کی یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک لڑکی بشریٰ نام کی میرے پاس کھڑی تھی اور اس کا چھوٹا بھائی بھی اس وقت سامنے تھا۔ مَیں نے مذاقاً اس لڑکی کے نام کی مناسبت اور لڑکے کی موجودگی کے حسب حال یہ آیت سورۂ یوسف کی پڑھی اور دونوں کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلٰمٌ جس کے معنے ہیں خوشخبری ہو یہ لڑکا ملا۔ یا ''اے بشریٰ یہ لڑکا'' ساتھ ہی کسی نے اس لڑکی کی بابت بتایا کہ اس کی ماں کے ہاں بیٹیاں ہوتی تھیں اب یہ بھاگوان پیدا ہوئی تو اسکے بعد ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ مَیں نے کہا یہ آیت قرآنی کی تاثیر ہے کہ بشریٰ کے بعد لڑکے کا آنا ضروری ہے کیونکہ کلام الٰہی میں جس طرح ہدایت کے فوائد ہیں اسی طرح اور قسم کے قیمتی خواص بھی ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح خدا تعالیٰ کی دیگر پیدا کردہ اشیا میں علاوہ مشہور اور اصلی فوائد کے اور ضمنی فوائد بھی ہوتے ہیں سو ضمنی بطن یا فائدہ اس آیت کا یہ بھی ہے کہ جب بشریٰ کسی لڑکی کا کسی گھر میں نام رکھا جائے تو اس کے بعد جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ لڑکا ہوتا ہے اور بشریٰ کے بعد بموجب تاثیر اس کلام الٰہی کے غلام کا پیدا ہونا ضروری ہے۔

اس کے بعد مَیں نے تفتیش شروع کی کہ اس نام کی لڑکیاں کون کون ہیں اور مجھ پر کھل گیا کہ جس قدر بشریٰ نام والی بیان کی گئیں ان میں سے اکثر کے بعد لڑکے ہی تولد ہوئے۔ اسکے یہ معنے نہیں کہ یہ نسخہ کبھی خطا نہیں جاتا کیونکہ ایسا تو دنیا میں کوئی بھی نسخہ نہیں جو خطا نہ جائے۔ ہاں یہ ایسا نسخہ ہے جو اکثر کامیاب ہوتا ہے اور جو استثناء ہیں وہ اس کی صداقت پر دلیل ہیں۔ یعنی Exception proves the Rule والا معاملہ ہے۔

پس دوست اس کو بھی آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں تو خاکسار کو دعا سے یاد فرمائیں۔ ہاں یہ جائز نہ ہوگا کہ کسی لڑکی کا پہلے کوئی اور نام ہو اسے بدل کر بشریٰ کردیا جائے بلکہ شروع سے ہی یہ نام رکھنا چاہئے۔

کسی نسخہ کی تاثیر کامیاب سمجھنے کیلئے دواؤں میں تو یہ کافی سمجھا جاتا ہے کہ قریباً 50 فی صدی کامیاب ہو لیکن اگر 70 یا 80 فیصدی کامیابی ہو تو اسے specific یا اکسیر خیال کیا جاتا ہے اور میرا مشاہدہ اس بارہ میں یہی ہے کہ 95 فیصدی یہ نسخہ یقیناً کامیاب ہے۔ باقی جہاں پہلی دفعہ ناکامی ہوئی ہے وہاں پھر ایک شاخ کامیابی کی ایسی ہے کہ بشریٰ کے معاً بعد نہیں مگر ایک اور لڑکی پیدا ہوکر پھر لڑکا یا لڑکوں کا سلسلہ پیدا ہوگیا۔ سو یہ بھی بڑی بھاری بات ہے اور صرف تھوڑا سا وقفہ پڑ جانا کوئی قابل اعتراض بات نہیں اور بشریٰ کے بعد کبھی بھی لڑکا پیدا نہ ہونا شاذ ہے۔

اعداد و شمار

اوپر کا مضمون میں لکھ چکا تھا کہ مَیں نے قادیان کی بشریٰ نام لڑکیاں شمار کیں اور اسکا حسب ذیل نقشہ یعنی Statistics پیش کرتا ہوں تاکہ ان لوگوں کی تسلی بھی ہوجائے جو زیادہ تنقیدی نظر سے ایسی باتوں کو دیکھتے ہیں۔

کل بڑی لڑکیاں جو میرے علم میں بعد تفتیش آئیں - 24

جن کی پیدائش کے معاً بعد لڑکا ہوا - 18

جن کی پیدائش کے معاً بعد لڑکی ہوئی مگر پھر اس لڑکی کے بعد لڑکا ہوا - 4

جن کے بعد دولڑیاں ہوکر لڑکا ہوا - 1

جن کے بعد کوئی لڑکا نہیں ہوا - 1

اس سے معلوم ہوا کہ 95.8 فیصدی کامیابی ہے اور صرف ایک مثال ایسی ملی ہے جہاں لڑکا نہیں ہوا۔ ان کے علاوہ 4 اور بشریٰ بھی ہیں جو waiting list پر ہیں اور جن کی عمر ایک سال کے اندر اندر ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ ان کے والدین کے ہاں خدا تعالیٰ آئندہ حمل میں اولاد نرینہ عطا فرمائے گا۔ اِنْشَاءَاللہ۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پس جن صاحب کو لڑکے کا خیال ہو وہ فوراً پہلی بیٹی کا ہی نام بشریٰ رکھ دیں یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں وہ آئندہ اس نسخہ کی آزمائش کریں اور ساتھ ہی دعا اور تضرع بھی کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور فضل نہ ہو تو سب نسخے بیکار ہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان 2/اکتوبر 1936ء)

نوٹ: تقریباً ایک سال بعد مندرجہ بالا مضمون کی تائید میں یہ نوٹ الفضل میں شائع ہوا احباب اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلٰمٌ

گزشتہ سال حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے الفضل میں ایک نوٹ تحریر فرمایا تھا جس کا ماحصل یہ تھا کہ آیت یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلٰمٌ کے اسرار میں سے ایک سر یہ بھی ہے کہ اگر کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور اس کا نام بشریٰ رکھا جائے تو اس کے بعد بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے چند مثالیں بھی پیش فرمائی تھیں۔ اس وقت میں ان کی تائید میں ایک تازہ مثال پیش کرتا ہوں ہمارے ایک احمدی بھائی خضر حسین القزق نے حیفا سے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی لڑکی کا نام بشریٰ رکھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں لڑکا عطا فرمایا ہے چنانچہ وہ مذکورہ بالا آیت لکھ کر تحریر فرماتے ہیں:

سیدی انی ازف الیکم ھذہ البشریٰ وھی من بعد ابنتی التی سمیتھا بشریٰ ان واھب الذکور والاناث رزقنی غلامًا۔ میں آپ کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری بیٹی کے بعد جس نام میں نے بشریٰ رکھا غلام (لڑکا) عطا فرمایا۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

(روزنامہ الفضل قادیان 1/فروری 1938ء)

صبر کی تلقین

نصر الحق نصر نیپالی، معلم سلسلہ وقف جدید ارشاد

احمدیو ڈالو عادت صبر کی — کی ہے آقا نے نصیحت صبر کی
ہے یقیناً وہ خدا صابر کے ساتھ — دوستو! کی ہم نے بیعت صبر کی
حوصلہ والا ہے ایسا احمدی — جس کے اندر ہے لیاقت صبر کی
پیش خیمہ فتح کا بھی صبر ہے — کس قدر احسن ہے عادت صبر کی
ہر عمل حسنِ عمل ہو جائیگا — گر ہے ایماں میں حرارت صبر کی
استعانت ہو صلوۃ و صبر سے — دین تو ہے استقامت صبر کی
صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کر — تجھ کو مل جائیگی جنت صبر کی
خوش نصیبی اسکے چومے گی قدم — جسکے دامن میں ہے دولت صبر کی
اس قدر اعلیٰ ہے رتبہ صبر کا — کیا بیاں ہو مجھ سے عظمت صبر کی
احتجاج مومن کا شیوہ ہی نہیں — ہم کو تو ہے بس ہدایت صبر کی
لعنتِ پروردگار بر ظالماں — ہم سدا پائیں گے برکت صبر کی
جو جہاں دیدہ ہیں انکو ہے پتہ — تھی پسِ اسلاف طاقت صبر کی
ہم سمیٹے جاتے ہیں دن رات جو — یہ تو ہے ساری کرامت صبر کی
حق نے بخشی تھی مسیح موعودؑ کو — اپنی جانب سے شجاعت صبر کی
زندگی کے ہر مراحل میں ہمیں — پڑ ہی جاتی ہے ضرورت صبر کی
اسلئے لازم ہے کہ ہم بھی کریں — گالیاں سنکر بھی جرأت صبر کی
کس کو ہے یہ انفرادیت نصیب — کس کو حاصل ہے سعادت صبر کی
ہم ہی ہیں وہ اہل سنت والجماعت — ہم ہیں وہ معصوم صورت صبر کی
لعل ہے گر شکر تو صبر ہے گہر — بیش قیمت ہے یہ نعمت صبر کی
سچی توبہ اس کو حاصل ہے نصرؔ — جسکی ہوتی ہے عبادت صبر کی

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر:18)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ (آل عمران:134) ترجمہ: اور اپنے ربّ کی مغفرت اور اسکی جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

خطبہ جمعہ

مکہ سے نکلنے سے پہلے قریش نے کعبہ میں جا کر دعا کی کہ ’’اے خدا! ہم دونوں فریقوں میں سے جو گروہ حق پر قائم ہے اور تیری نظروں میں زیادہ شریف اور زیادہ افضل ہے تُو اس کی نصرت فرما اور دوسرے کو ذلیل و رسوا کر۔‘‘

جنگِ بدر کیلئے کفارِ مکہ کی تیاری کی مزید تفصیلات نیز لشکرِ اسلامی کی مدینہ سے روانگی

مَیں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ تمہیں (امیہ بن خلف کو) قتل کرنے والے ہیں

ابتدا میں مکی لشکر کی تعداد تیرہ سو تھی لیکن بنو زہرہ اور بنو عدی کے لوگ راستے میں اس لشکر سے علیحدہ ہو گئے اس طرح قریش کے لشکر کی تعداد ساڑھے نو سو یا ایک روایت کے مطابق ایک ہزار رہ گئی

زیادہ تر روایات میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ بیان ہوئی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کیلئے یہ دعا کی کہ اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواریاں عطا فرما اور یہ ننگے بدن ہیں انہیں لباس عطا فرما، یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے، یہ تنگدست ہیں انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے، چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور غزوۂ بدر سے واپس آنے والوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں تھا کہ اگر اس نے سواری پر جانا چاہا تو اس کو ایک دو ایسے اونٹ نہ مل گئے ہوں جنہیں وہ استعمال کر سکے، اسی طرح جن کے پاس کپڑے نہیں تھے انہیں کپڑے مل گئے اور سامانِ رسد اتنا ملا کہ کھانے پینے کی کوئی تنگی نہ رہی، اسی طرح جنگی قیدیوں کی رہائی کا اس قدر معاوضہ ملا کہ ہر خاندان دولتمند ہو گیا

مکرم شیخ غلام رحمانی صاحب آف یو کے کا جنازہ حاضر نیز مکرم طاہر آگ محمد صاحب آف مہدی آباد ڈوری برکینا فاسو، مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب کینیڈا، مکرم سید تنویر شاہ صاحب اور مکرم رانا محمد ظفر اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16؍جون 2023ء بمطابق 16؍احسان 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

کفّارِ مکہ کی جنگ کیلئے تیاری کے کچھ حالات بیان ہوئے تھے۔ اس بارے میں مزید تفصیل اس طرح ہے۔ ایک شخص تھا امیہ بن خلف اور دوسرا ابولہب۔ یہ جب تیاری ہو رہی تھی انہوں نے کچھ جنگ میں جانے میں تامل کیا۔ اس کی تفصیل میں یہ لکھا ہے کہ اس جنگ کیلئے قریشی سردار ہر شخص کو لے جانے کیلئے تقاضا کر رہے تھے لیکن امیہ بن خلف جنگ پر جانے سے گریز کر رہا تھا۔

مکہ کا ایک سردار عُقبہ بن ابومُعَیط امیہ کے پاس آیا اور اسکے پاس خوشبودان اور دھونی رکھ کر بولا کہ ابوعلی! تم یہ عورتوں والی خوشبو کی دھونی لو کیونکہ تم بھی عورتوں میں سے ہو تمہارا جنگ سے کیا کام۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جزء4، صفحہ 22، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

ایک دوسری روایت کے مطابق ابوجہل امیہ کے پاس آیا اور اس کو کہا کہ تم مکہ کے سردار اور معزز لوگوں میں سے ایک ہو۔ اگر لوگوں نے تمہیں جنگ سے پیچھے ہٹتا ہوا دیکھ لیا تو وہ بھی رک جائیں گے۔ اس لیے ہمارے ساتھ ضرور نکلو چاہے ایک دو دن کی مسافت تک چلو اور اسکے بعد واپس آ جانا۔ دراصل امیہ جنگ پر جانے سے اس لیے خائف تھا کہ اس کے قتل کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرما رکھی تھی اور اسکا اس کو علم تھا۔ چنانچہ بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ عمرے کی نیت سے گئے اور وہ امیہ بن خَلَف کے پاس اترے۔ ان کی پرانی واقفیت تھی۔ امیہ کی عادت تھی کہ جب شام کی طرف جاتا تھا اور مدینے سے گزرتا تو حضرت سعدؓ کے پاس ٹھہرتا۔ امیہ نے حضرت سعدؓ سے جو عمرہ کرنا چاہتے تھے، کہا کہ ابھی انتظار کرو۔ جب دوپہر ہو اور لوگ غافل ہو جائیں تو جا کر طواف کر لینا۔ مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ احتیاط کی گئی تھی۔ دوپہر ہوئی تو حضرت سعدؓ نے طواف شروع کیا۔ اسی اثنا میں کہ طواف کر رہے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ابوجہل ہے۔ وہ کہنے لگا یہ کون ہے جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ حضرت سعدؓ نے کہا مَیں سعد ہوں۔ ابوجہل بولا کیا تم خانہ کعبہ کا طواف امن سے کرو گے حالانکہ تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دی ہے۔ حضرت سعدؓ نے کہا ہاں۔ تب ان دونوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا یعنی ابوجہل نے ان کو چیلنج دیا کہ تم کس طرح طواف کر سکتے ہو، تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دینے والوں میں سے ہو۔ بہرحال انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے پناہ بھی دی ہے اور میں طواف بھی کروں گا۔ آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ امیہ نے حضرت سعدؓ سے کہا کہ اے سعد! ابوالحکم، یہ ابوجہل کی کنیت تھی، اس پر اپنی آواز اونچی نہ کرو کیونکہ وہ اہلِ وادی کا سردار ہے۔ حضرت سعدؓ نے کہا بخدا! اگر تم نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے مجھے روکا تو مَیں اس سے زیادہ سخت روک پیدا کروں گا وہ یہ کہ تم لوگوں کا تجارتی راستہ جو مدینے سے گزرتا ہے یعنی شام کی تجارت کا راستہ، وہ بند کر دوں گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے کہ امیہ حضرت سعدؓ سے یہی کہتا رہا کہ اپنی آواز کو بلند نہ کرو اور ان کو روکتا رہا۔ حضرت سعدؓ غصے میں آئے اور امیہ کو کہنے لگے مجھے تم رہنے دو اور اس کی تائید و حمایت مت کرو یعنی ابوجہل کی تائید نہ کرو۔

مَیں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ تمہیں قتل کرنے والے ہیں۔ یعنی تمہارے قتل ہونے کی پیشگوئی کی ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ لوگ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تمہیں قتل کرنے والے ہیں۔ امیہ نے کہا کیا مجھے؟ حضرت سعدؓ نے کہا ہاں تجھے۔ پھر امیہ نے کہا کہ کیا مکے میں؟ تو سعد نے کہا یہ مَیں نہیں جانتا۔ یہ سن کر امیہ بولا خدا کی قسم! محمد جب بات کہتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) تو جھوٹی بات نہیں کہتے۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس واپس آیا اور کہنے لگا کہ کیا تمہیں علم ہے کہ میرے یثربی بھائی نے مجھ سے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا کیا کہا ہے۔ امیہ نے کہا کہتا ہے کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے قتل کرنے والے ہیں۔ اس کی بیوی نے کہا اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو جھوٹی بات نہیں کیا کرتے۔ یہ وہ پیشگوئی تھی جس سے امیہ خوفزدہ تھا اور مسلمانوں سے جنگ کیلئے نہیں جانا چاہتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے کہ وہ جب بدر کی طرف نکلے اور مدد طلب کرنے کیلئے فریادی آیا تو امیہ کی بیوی نے اسے کہا کہ کیا وہ بات تمہیں یاد نہیں جو تمہارے یثربی بھائی نے تم سے کہی تھی تو اس نے چاہا کہ نہ نکلے مگر ابوجہل نے اسے کہا کہ تم اس وادی کے رؤسا میں سے ہو تو ایک دو دن کیلئے ہی ساتھ چلو۔ چنانچہ وہ ان کے ساتھ دو دن کیلئے چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کرا دیا۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث 3632)(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب ذکر النبیؐ من یقتل ببدر حدیث 3950)

بعض سیرت نگاروں نے یہ نکتہ بھی اٹھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کو قتل کریں گے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو قتل نہیں کیا تھا تو وضاحت کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ مطلب یہ تھا کہ آپؐ اس کے قتل کا سبب بنیں گے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے امیہ بن خَلَف کے بھائی اُبَی بن خَلَف کے کسی کو قتل

نہیں کیا۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احد میں قتل کیا تھا۔ پھر وضاحت کرنے والے ہی کہتے ہیں کہ حضرت سعدؓ نے امیہ کو یہ کہا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تمہیں قتل کریں گے کیونکہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ آپؐ یا آپؐ کے ساتھی قتل کریں گے۔ (غزوات النبی ﷺ تالیف علامہ علی بن برہان الدین حلبی، مترجم صفحہ 70، دارالاشاعت کراچی 2001ء) بہرحال یہ قتل ہوا اور اس میں بحث کی ضرورت نہیں کہ کس نے قتل کیا۔ یہ پیشگوئی تھی جو پوری ہوگئی۔

اسی طرح ابولہب بھی جنگ پر جانے سے خوفزدہ تھا اور اس نے اپنی جگہ ایک آدمی کو روانہ کیا تھا اور خود جنگ پر نہیں گیا تھا۔ اس کے جنگ پر نہ جانے کی وجہ عاتکہ بنت عبدالمطلب کا خواب تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ عاتکہ کا خواب ایسے ہی ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ سے لے لی جائے۔ یعنی یقینی بات۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، جزء 4، صفحہ 21، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس کی تفصیل یوں لکھی ہے کہ ”صرف دو شخص تھے جنہوں نے“ اس مہم میں ”شمولیت سے تأمل کیا اور وہ ابولہب اور امیہ بن خَلَف تھے مگر ان کے تأمل کی وجہ بھی مسلمانوں کی ہمدردی نہیں تھی بلکہ ابولہب تو اپنی بہن عاتکہ بنت عبدالمطلب کے خواب سے ڈرتا تھا جو اس نے ضمضم کے آنے سے صرف تین دن پہلے قریش کی تباہی کے متعلق دیکھا تھا اور امیہ بن خَلَف اس پیشگوئی کی وجہ سے خائف تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل ہونے کے متعلق فرمائی تھی اور جس کا علم اسے سعد بن معاذ کے ذریعہ مکہ میں ہو چکا تھا لیکن چونکہ ان دو نامی رؤساء کے پیچھے رہنے سے عامۃ الکفار پر بُرا اثر پڑنے کا اندیشہ تھا اس لئے دوسرے رؤسائے قریش نے جوش اور غیرت دلا دلا کر آخر ان دونوں کو رضامند کرلیا۔ یعنی امیہ تو خود تیار ہوگیا اور ابولہب نے ایک دوسرے شخص کو کافی روپیہ دینا کر کے اپنی جگہ کھڑا کردیا۔ اور اس طرح تین دن کی تیاری کے بعد ایک ہزار سے زائد جانباز سپاہیوں کا لشکر مکہ سے نکلنے کو تیار ہوگیا۔ ابھی یہ لشکر مکہ میں ہی تھا کہ بعض رؤسائے قریش کو یہ خیال آیا کہ چونکہ بنوکنانہ کی شاخ بنوبکر کے ساتھ اہل مکہ کے تعلقات خراب ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھا کر وہ ان کے پیچھے مکہ پر حملہ کردیں اور اس خیال کی وجہ سے بعض قریش کچھ متزلزل ہونے لگے مگر بنوکنانہ کے ایک رئیس سراقہ بن مالک بن جعشم نے جو اس وقت مکہ میں تھا ان کو اطمینان دلایا اور کہا کہ میں اس بات کا ضامن ہوتا ہوں کہ مکہ پر کوئی حملہ نہیں ہوگا بلکہ سراقہ کو مسلمانوں کی مخالفت کا ایسا جوش تھا کہ قریش کی اعانت میں وہ خود بھی بدر تک گیا لیکن وہاں مسلمانوں کو دیکھ کر اس پر کچھ ایسا رعب طاری ہوا کہ جنگ سے پہلے ہی اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر بھاگ آیا......

مکہ سے نکلنے سے پہلے قریش نے کعبہ میں جا کر دعا کی کہ ”اے خدا! ہم دونوں فریقوں میں سے جو گروہ حق پر قائم ہے اور تیری نظروں میں زیادہ شریف اور زیادہ افضل ہے تو اس کی نصرت فرما اور دوسرے کو ذلیل و رسوا کر۔“

اسکے بعد کفار کا لشکر بڑے جاہ و حشم کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوا۔“ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 350-351) اپنی تباہی کی تو خود انہوں نے دعا کرلی۔

ابتدا میں مکی لشکر کی تعداد تیرہ سو تھی۔ (الرحیق المختوم، صفحہ 281، مکتبۃ السلفیۃ لاہور 2000ء)

یہ حوالہ ملتا ہے لیکن بنوزہرہ اور بنوعدی کے لوگ راستے میں اس لشکر سے علیحدہ ہوگئے اس طرح قریش کے لشکر کی تعداد ساڑھے نو سو یا ایک روایت کے مطابق ایک ہزار رہ گئی۔ اسکے بعد ان کے پاس ایک سو یا بعض کے نزدیک دو سو گھوڑے سات سو اونٹ چھ سو زرہیں اور دیگر سامان جنگ بھی مثلاً نیزہ اور تلوار اور تیر کمان وغیرہ کافی تعداد میں موجود تھا۔ (ماخوذ از السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، صفحہ 248-249، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء) (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 352)

سردارانِ قریش کی ہلاکت کے متعلق جُہَیم بن صَلت کا خواب ہے، اسکا بھی ذکر ملتا ہے۔ اہل قریش مکہ سے نکلے اور جحفہ میں اترے۔ جحفہ مکہ سے مدینہ کی جانب قریباً بیاسی میل کے فاصلے پر ہے۔ تو جُہَیم بن صَلت نے لوگوں سے بیان کیا کہ مَیں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار آیا اور ایک اونٹ بھی اس کے ساتھ ہے اور وہ شخص کہہ رہا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ کا قتل ہوا اور شیبہ بن ربیعہ قتل ہوا اور ابوالحکم بن ہشام یعنی ابوجہل قتل ہوا اور امیہ بن خَلَف قتل ہوا اور فلاں فلاں اور سرداران قریش میں سے جو لوگ بعد میں بدر میں قتل ہوئے سب کے نام لیے اور پھر اس شخص نے جو آیا تھا اپنے اونٹ کی گردن میں نیزہ مار کر ہمارے لشکر کی طرف چھوڑ دیا تو ہمارے لشکر میں سے کوئی خیمہ ایسا نہ رہا جس کو اس اونٹ کا خون نہ لگا ہو۔ جب یہ خواب ابوجہل نے سنا تو تمسخر اور غصے سے کہنے لگا۔ بنومطلب میں سے یہ ایک اَور نبی پیدا ہوگیا ہے۔ کل اگر ہم نے جنگ کی تو خوب معلوم ہو جائے گا کہ کون قتل ہوتا ہے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 422-423، ذکر رؤیا عاتکہ بنت عبدالمطلب، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

بہرحال جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ابوسفیان تو راستہ بدل کے چلا گیا تھا۔ اس نے ابوجہل کو پیغام بھیجا کہ جنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے واپس آ جاؤ اور جیسا کہ پچھلی دفعہ بھی بیان ہوا تھا کہ خود ابوسفیان احتیاطاً قافلے سے آگے بڑھ کر پانی کے پاس اترا اور وہاں کسی آدمی سے پوچھا کہ تُو نے کسی کو آتے جاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا مَیں نے کوئی خلاف معمول آدمی کو تو نہیں دیکھا البتہ مَیں نے دو سوار دیکھے ہیں جنہوں نے اپنے اونٹ اس ٹیلے کے پاس بٹھائے اور مشکیزے میں پانی بھر کر چلے گئے۔ ابوسفیان ان کے اونٹ بٹھانے کی جگہ آیا اور ان کے اونٹوں کی مینگنیاں اٹھا کر توڑیں تو ان میں کھجور کی گٹھلیاں تھیں۔ یہ دیکھ کر بولا بخدا! یہ تو یثرب کا چارہ ہے۔ وہ تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بھاگا اور اپنے اونٹوں کے منہ پر ضربیں لگا کر انہیں راستے سے پھیر دیا اور ساحل سمندر کی طرف نکل گیا اور بدر کو اپنے دائیں جانب چھوڑ کر تیزی سے روانہ ہوگیا۔

(ماخوذ از السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، صفحہ 422، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

یہ میں گذشتہ خطبے میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ بہرحال جب ابوسفیان کو یقین ہوگیا کہ اس نے اپنے قافلے کو محفوظ کرلیا ہے تو اس نے قریش کو یہ پیغام بھیجا کہ تم صرف اپنا قافلہ آدمی اور مال بچانے کیلئے نکلے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا ہے اس لیے تم واپس لوٹ آؤ لیکن ابوسفیان کا پیغام سن کر ابوجہل نے کہا بخدا! ہم ہرگز واپس نہیں جائیں گے یہاں تک کہ ہم بدر کے مقام تک پہنچ جائیں۔

بدر عرب کے میلوں میں سے ایک میلے کا مقام بھی تھا جہاں ان کیلئے ہر سال بازار لگتا تھا۔

اس نے کہا کہ ہم وہاں تین دن قیام کریں گے، اونٹ ذبح کریں گے، کھانا کھلائیں گے، شراب پلائیں گے، ہماری کنیزیں ہمارے سامنے گیت گائیں گی۔ سارا عرب ہمارے متعلق اور ہمارے سفر اور ہمارے لشکر کے متعلق سنے گا پھر وہ ہمیشہ ہم سے خوفزدہ رہیں گے اس لیے بڑھتے چلو۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 423، دارالکتب العلمیۃ 2001ء)

ایک رعب قائم کرنے کیلئے اس نے کہا کہ ہم نے وہاں جنگی لشکر لے کر جانا ہی جانا ہے۔ ان کے ساتھ قبیلہ بنو زہرہ بھی تھا۔ اس کے بارے میں لکھا ہے اس نے واپس آنے کا فیصلہ کیا۔ ابوسفیان کو جب یہ پیغام ملا تو یہ سن کر اخنس بن شَرِیق نے جو بنوزہرہ کا حلیف تھا کہا اے بنوزہرہ! اللہ نے تمہارے اموال بھی بچا لیے ہیں اور تمہارے ساتھی مَخْرَمَہ بن نوفل کو بھی نجات بخشی ہے۔ یہ ابوسفیان کے قافلے میں شامل تھا۔ تم گھروں سے اس لیے نکلے تھے کہ مَخْرَمَہ کو بچاؤ اور اپنے مال کی حفاظت کرو۔ تم بزدلی کا الزام مجھ پر عائد کردو۔ لوگ یہی کہیں گے ناں کہ بزدل ہو، جنگ چھوڑ رہے ہو۔ تو کہتا ہے یہ الزام مجھ پر عائد کردو اور واپس چلو کیونکہ نقصان نہ ہونے کی صورت میں تمہیں نکلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ابوجہل کی باتوں میں نہ آؤ۔ چنانچہ وہ واپس چلے گئے اور بنوزہرہ کا کوئی فرد جنگ میں شریک نہ ہوا۔ اسی طرح بنوعدی بن کعب سے بھی کوئی آدمی جنگ کیلئے نہ گیا اور واپس چلا گیا۔ لشکر قریش آگے بڑھتا گیا۔

حضرت ابوطالب کے بیٹے طالب بھی اس لشکر میں شریک تھے۔

قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ ان کی گفتگو ہوئی۔ قریش نے طنزاً کہا بخدا! اے بنی ہاشم! ہم جانتے ہیں کہ اگرچہ تم ہمارے ساتھ نکل آئے ہو لیکن تمہاری دلی ہمدردیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ یہ بات سن کر طالب اپنے کئی ساتھیوں کے ہمراہ واپس مکہ لوٹ آئے۔ ایک روایت میں یہ ذکر ملتا ہے کہ طالب بن ابوطالب جبراً مشرکین کے ساتھ بدر گیا تھا مگر نہ قیدیوں میں اسکا پتا چلا اور نہ مقتولین میں ملا اور اپنے گھر بھی واپس نہیں لوٹا۔ (تاریخ طبری مترجم، جلد دوم، صفحہ 137، نفیس اکیڈمی کراچی) طبری کا یہ حوالہ ہے۔

بہرحال باقی لشکر جو کہ اب تیرہ سو سے کم ہو کر قریباً ایک ہزار رہ گیا تھا اس نے اپنا سفر جاری رکھا یہاں تک کہ انہوں نے بدر کے قریب ایک ٹیلے کے پیچھے جا کر ڈیرہ ڈال لیا۔ (ماخوذ از السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 423، ذکر رؤیا عاتکہ بنت عبدالمطلب، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ سے روانگی اور مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ رمضان دو ہجری بروز ہفتہ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین سو سے کچھ اوپر افراد تھے جن میں چوہتر 74 مہاجرین اور باقی انصار میں سے تھے۔ یہ پہلا غزوہ تھا جس میں انصار بھی شامل ہوئے تھے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ہی رکنے کا حکم دیا کیونکہ ان کی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ خود بیمار تھے لیکن زیادہ معروف روایت یہی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ بیمار تھیں۔ بعض اور زیادہ تر روایات میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ بیان ہوئی ہے۔

صحیح بخاری میں ذکر ہے کہ حضرت بَراء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ نے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے مجھے بتایا کہ وہ تعداد میں اتنے ہی تھے جتنے طالوت کے وہ ساتھی تھے جو ان کے ساتھ دریا سے پار ہوئے تھے یعنی تین سو دس سے کچھ اوپر۔ حضرت براءؓ کہتے تھے بخدا! طالوت کے ساتھ دریا سے صرف مومن ہی پار گئے تھے۔ (ماخوذ از الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 2، صفحہ 8، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب عدّۃ اصحاب بدر، حدیث 3957) (غزوات النبی ﷺ از علامہ برہان حلبی، مترجم، صفحہ 72، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2001ء)

ایک روایت میں ذکر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو گنتی کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے گنتی کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ تین سو تیرہ ہیں تو آپؐ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: طالوت کے ساتھیوں جتنے ہیں۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جزء 4، صفحہ 25، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

حضرت مصلح موعودؓ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں فرماتے ہیں: ”ہم دیکھتے ہیں کہ بدر کے

ارشاد نبوی ﷺ

تم میں سے جس کیلئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے

(ترمذی، ابواب الدعوات)

طالب دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی ﷺ

رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (مسلم، کتاب الذکر) اَے میرے ربّ! میں تجھ سے اس دن کی خیر چاہتا ہوں اور اسکے بعد کی بھلائی بھی اور میں تجھ سے اس دن کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اسکے بعد کی بُرائی سے بھی

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

موقع پر صحابہ 313 کی تعداد میں نکلے تھے اگر وہ بجائے 313 کے چھ یا سات سو کی تعداد میں نکلتے اور وہ صحابہ بھی شامل ہو جاتے جو مدینہ میں ٹھہر گئے تھے تو لڑائی ان کیلئے زیادہ آسان ہو جاتی مگر خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس جنگ کے متعلق بتا دیا لیکن ساتھ ہی منع بھی فرما دیا کہ جنگ کے متعلق کسی کو بتانا نہیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ بعض گزشتہ پیشگوئیوں کو پورا کرنا چاہتا تھا۔

مثلاً صحابہؓ کی تعداد تین سو تیرہ تھی اور بائبل میں یہ پیشگوئی موجود تھی کہ جو واقعہ جدعون کے ساتھ ہوا تھا وہی واقعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو پیش آئے گا اور جب جدعون نبی اپنے دشمن سے لڑے تھے تو ان کی جماعت کی تعداد 313 تھی۔ اب اگر صحابہؓ کو معلوم ہو جاتا کہ ہم جنگ کیلئے مدینہ سے نکل رہے ہیں تو وہ سارے کے سارے نکل آتے اور ان کی تعداد 313 سے زیادہ ہو جاتی۔ اِسی حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اس امر کو مخفی رکھا تا کہ صحابہؓ کی تعداد 313 سے زیادہ نہ ہونے پائے کیونکہ 313 صحابہؓ کا جانا ہی پیشگوئی کو پورا کر سکتا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ جنگ کی خبر کو مخفی رکھا جاتا اور میدانِ جنگ میں پہنچ کر صحابہؓ کو بتایا گیا کہ تمہارا مقابلہ لشکرِ قریش سے ہوگا۔'' (ایک آیت کی پُر معارف تفسیر، انوار العلوم، جلد 18، صفحہ 619)

ایک خاتون تھیں ام ورقہ بنت نوفل ان کے جذبہ جہاد کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جانب روانہ ہونے لگے تو حضرت ام ورقہؓ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھے بھی جہاد پر جانے کی اجازت دیں میں آپؐ کے ساتھ بیماروں کی تیمارداری کروں گی شاید اللہ مجھے بھی شہادت نصیب فرما دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر میں ہی ٹھہری رہو تمہیں اللہ تعالیٰ شہادت نصیب کرے گا۔ اس صحابیہ نے قرآن کریم پڑھ رکھا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام شہیدہ رکھ دیا تھا۔ چنانچہ عام مسلمان بھی انہیں شہیدہ ہی کہنے لگے تھے۔ پھر حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں حضرت ام ورقہؓ کے ایک غلام اور لونڈی نے انہیں ایک چادر میں لپیٹ کر بیہوش کر دیا یہاں تک کہ وہ وفات پا گئیں۔ اس غلام اور لونڈی کے بارے میں انہوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میری وفات کے بعد آزاد ہوں گے۔ قاتلوں کو حضرت عمرؓ کے حکم پر پھانسی دے دی گئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میرے ساتھ چلو شہیدہ سے مل کر آئیں۔

(ماخوذ از السیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 197، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

جب اس کے گھر جاتے تھے تو حضرت عمرؓ وغیرہ کو بھی ساتھ لے جایا کرتے تھے۔

اسلامی لشکر کی قوت کی تفصیل اس طرح لکھی ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس جنگ میں مسلمانوں کے پاس پانچ گھوڑے تھے۔ بعض کے نزدیک صرف دو گھوڑے تھے ایک حضرت مقدادؓ کا گھوڑا اور ایک حضرت زبیرؓ کا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت مقدادؓ کے علاوہ کوئی اَور گھڑ سوار نہیں تھا۔ تو بہر حال روایات میں گھوڑوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد جو ملتی ہے وہ پانچ کی ملتی ہے۔ مسلمانوں کے پاس ساٹھ زرہیں تھیں اور اونٹوں کی تعداد ستر یا اسّی تھی جن پر سب باری باری سوار ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ اور حضرت مرثد بن ابو مرثدؓ ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدل چلنے کی باری آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ساتھیوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم آپؐ کی باری میں پیدل چلتے ہیں اور آپؐ سوار ہی رہیں۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور نہ ہی مَیں تم دونوں کی نسبت اجر و ثواب سے بے نیاز ہوں۔ (ماخوذ از السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 204-205، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) (ماخوذ از السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، صفحہ 249، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء) (غزوات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تالیف علامہ علی بن برہان الدین حلبی، مترجم صفحہ 76، دار الاشاعت کراچی 2001ء) (دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 3، صفحہ 32، مطبوعہ دار الریان للتراث قاہرہ 1988ء)

مجھے بھی جنگ کا، اس سفر کا، مہم کا اجر و ثواب چاہیے۔

صحابہ کرامؓ کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا تھی۔ اسکے بارے میں لکھا ہے کہ راستے میں ایک مقام سے کوچ کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کیلئے یہ دعا کی کہ اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواریاں عطا فرما اور یہ ننگے بدن ہیں انہیں لباس عطا فرما۔ یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے۔ یہ تنگدست ہیں انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور غزوۂ بدر سے واپس آنے والوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں تھا کہ اگر اس نے سواری پر جانا چاہا تو اسکو ایک دو ایسے اونٹ نہ مل گئے ہوں جنہیں وہ استعمال کر سکے۔ اسی طرح جن کے پاس کپڑے نہیں تھے انہیں کپڑے مل گئے اور سامانِ رسد اتنا ملا کہ کھانے پینے کی کوئی تنگی نہ رہی۔ اسی طرح جنگی قیدیوں کی رہائی کا اس قدر معاوضہ ملا کہ ہر خاندان دولتمند ہو گیا۔

(ماخوذ از السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 204، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

بعض لوگ مدینہ میں رہے اور بعض کم عمر مجاہدین تھے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس جانے کا حکم دیا۔ اسکے بارے میں لکھا ہے کہ بدر کی طرف نکلنے کا ارشاد ہر چند کہ عام تھا لیکن اس میں زیادہ تیاری کا موقع نہیں دیا گیا۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہ مدینہ سے کچھ دُور ہماری سواریاں ہیں ہم وہ لے آئیں تو ارشاد ہوا کہ نہیں۔ چنانچہ ان لوگوں کو رہنے دیا یا وہ بغیر سواری کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہاں جو لکھا ہے یہ عام تھا۔ یہ عام تو تھا لیکن پھر بھی پابندیاں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع بھی نہیں دیا کسی کو تیاری کا کہ لوگ زیادہ تیار بھی نہ ہو جائیں۔ بہر حال لکھا ہے کہ اسی طرح کچھ مخلص ایسے تھے کہ جنہیں کسی نہ کسی عذر کی بنا پر پیچھے رہنے کی اجازت ملی جیسے حضرت عثمانؓ کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اسی طرح ابو امامہ بن ثعلبہ کی والدہ بیمار تھیں لیکن انہوں نے ساتھ جانے کا ارادہ کر لیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اپنی بیمار والدہ کے پاس ٹھہریں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس تشریف لائے تو ان کی والدہ انتقال کر چکی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قبر پر جا کر دعا کی۔ حضرت سعد بن عبادہؓ جو بڑے جوش و خروش سے لوگوں کو سفر کیلئے تیار کر رہے تھے ان کو سانپ نے ڈس لیا تو وہ مدینہ میں ہی رہے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں ایک مقام پر رُک کر جو کم عمر مجاہدین تھے انہیں واپس جانے کا ارشاد فرمایا۔ ان میں ایک عُمیر بن ابی وقاص بھی تھے۔ انہوں نے جب بچوں کی واپسی کا حکم سنا تو رونا شروع کر دیا جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ پر جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ جنگ میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش کیا۔ جن کم عمر مجاہدین کو واپس بھیجا گیا ان میں اسامہ بن زید، رافع بن خدیج، براء بن عازب، اُسید بن ظُہیر، زید بن ارقم اور زید بن ثابت شامل تھے۔ (ماخوذ از السیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 202، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) (البدایۃ والنہایۃ، جزء 5، صفحہ 227، دار ھجر بیروت 1997ء) (دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 3، صفحہ 68، مطبوعہ دار الریان للتراث قاہرہ 1988ء)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''آج وہ زمانہ آیا ہے کہ لوگ اسلام اور ایمان کیلئے قربانی سے بچنے کیلئے عذر اور بہانے تلاش کرتے ہیں اور وقت آنے پر کہتے ہیں کہ ہمیں یہ دقّت ہے وہ روک ہے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے ماتحت مسلمانوں میں قربانی کا وہ جذبہ پیدا ہو چکا تھا کہ مرد اور بالغ عورتیں تو الگ رہیں بچے بھی اسی جذبہ سے سرشار نظر آتے تھے یہاں تک کہ بدر کی جنگ کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بلایا تا کہ ان میں سے ان لوگوں کا انتخاب کریں جو جنگ کے قابل ہوں۔ اس وقت ایک لڑکے کے متعلق آتا ہے، دوسرے صحابہ اور وہ خود بھی بیان کرتا ہے کہ جس وقت وہ لوگ کھڑے ہوئے وہ بھی اس جوش میں کہ اسلام کی خاطر جان قربان کرنے کا موقع ملے ان میں کھڑا ہو گیا مگر چونکہ قد چھوٹا تھا دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں چھوٹا معلوم ہوتا تھا اس وجہ سے خطرہ تھا کہ شاید منتخب نہ ہو سکے۔ اس لیے وہ اپنے انگلیوں کے بل کھڑا ہو گیا'' پنجے کے بل کھڑا ہو گیا'' اور ایڑیاں اوپر اٹھا لیں تا قد اونچا معلوم ہو اور چھاتی تان لی تا کمزور نہ سمجھا جائے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ پندرہ سال سے کم عمر کا کوئی لڑکا نہ لیا جائے اور جب آپؐ انتخاب کرتے ہوئے اس کے پاس پہنچے تو فرمایا کہ یہ بچہ ہے اسے کس نے کھڑا کر دیا ہے اسے ہٹا دو۔ مگر آج ایسا ہوتا تو شاید ایسا بچہ خوشی سے اچھلنے لگتا کہ میں بچ گیا لیکن جب اس بچہ کو الگ کیا گیا تو وہ اتنا رویا اتنا رویا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحم آ گیا اور آپؐ نے فرمایا اچھا اسے لے لیا جائے۔'' (خطبات محمود، جلد 17، صفحہ 265)

اس سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کا جو امیر مقرر کیا تھا اس کے بارے میں لکھا ہے کہ ''مدینہ سے نکلتے ہوئے آپؐ نے اپنے پیچھے عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ کا امیر مقرر کیا تھا مگر جب آپؐ روحاء کے قریب پہنچے جو مدینہ سے 36 میل کے فاصلہ پر ہے تو غالباً اس خیال سے کہ عبداللہ ایک نابینا آدمی ہیں اور لشکر قریش کی آمد آمد کی خبر کا تقاضا ہے کہ آپؐ کے پیچھے مدینہ کا انتظام مضبوط رہے۔ آپؐ نے ابولُبابہ بن منذر کو مدینہ کا امیر مقرر کر کے واپس بھجوا دیا اور عبداللہ بن ام مکتوم کے متعلق حکم دیا کہ وہ صرف امام الصلوٰۃ رہیں مگر انتظامی کام ابولُبابہ سرانجام دیں۔ مدینہ کی بالائی آبادی یعنی قباء کیلئے آپؐ نے عاصم بن عدی کو الگ امیر مقرر فرمایا۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 354)

اسلامی لشکر کے جھنڈے کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا۔ یہ سفید رنگ کا تھا۔ اسکے علاوہ دو سیاہ رنگ کے جھنڈے بھی تھے جن میں سے ایک حضرت علیؓ کے پاس تھا جس کا نام عقاب تھا۔ یہ جھنڈا حضرت عائشہؓ کی اوڑھنی سے بنایا گیا تھا اور دوسرا جھنڈا ایک انصاری صحابی کے پاس تھا۔

ایک روایت کے مطابق اسلامی لشکر کے پاس تین جھنڈے تھے۔

مہاجرین کا جھنڈا حضرت مُصعَب بن عُمیرؓ کے پاس، قبیلہ خزرج کا جھنڈا حضرت حباب بن منذرؓ کے پاس اور قبیلہ اوس کا جھنڈا حضرت سعد بن معاذؓ کے پاس تھا۔

(السیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 203، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت خَوّات بن جُبیرؓ بھی جنگ میں ساتھ تھے لیکن رستے میں ایک مقام پر پہنچ کر ان کی ٹانگ پر ایک پتھر لگنے کی وجہ سے چوٹ آئی اور خون بہنا شروع ہو گیا جس کی وجہ سے وہ چلنے کے قابل نہ رہے اس لیے مدینہ واپس چلے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے بھی مالِ غنیمت میں حصہ رکھا۔ بعض علماء کے نزدیک وہ جنگِ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 202، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) لیکن صحیح روایت یہی ہے کہ واپس چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں، تو ہر زماں نگہباں

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

مشرک کی مدد لینے سے انکار کے بارے میں لکھا ہے کہ مدینہ میں حبیب بن یَساف نامی ایک نہایت طاقتور اور بہادر شخص تھا یہ شخص قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتا تھا اور غزوۂ بدر کے موقع تک مسلمان نہیں ہوا تھا مگر یہ بھی اپنی قوم خزرج کے ساتھ جنگ کیلئے روانہ ہوا اور جنگ جیتنے کی صورت میں اس کو مالِ غنیمت ملنے کی بھی امید تھی۔ مسلمانوں کو اس سے بہت خوشی ہوئی کہ یہ بھی ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہو رہا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ صرف وہی جنگ میں جائے گا جو ہمارے دین پر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا تم واپس جاؤ ہم مشرک کی مدد نہیں لینا چاہتے۔ حبیب بن یساف دوسری مرتبہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ بھی اسے واپس بھیج دیا۔ آخر تیسری مرتبہ جب وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! اور اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور نہایت بہادری کے ساتھ جنگ لڑی۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 204، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

اس سفر کے دوران حضرت سعدؓ کے ہرن کے شکار کے بارے میں بھی ذکر ملتا ہے۔ راستہ میں ایک مقام پر پہنچ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا۔ اے سعد! ہرن کو دیکھو اور اسے تیر مارو۔ راستے میں ان کو ہرن نظر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی ٹھوڑی مبارک حضرت سعدؓ کے دونوں کندھوں اور دونوں کانوں کے درمیان رکھی اور فرمایا تیر پھینکو۔ اے اللہ! اس کا نشانہ درست کر دے۔ پھر انہوں نے تیر مارا تو ان کا نشانہ ہرن سے خطا نہ گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور حضرت سعدؓ دوڑتے ہوئے گئے اور اس ہرن کو پکڑا تو اس میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ چنانچہ اسے ذبح کیا اور اٹھا کر لے آئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اسے صحابہؓ کے درمیان تقسیم کر دیا گیا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جزء 4، صفحہ 25، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر جاری رکھا۔ جب صَفراء مقام پر پہنچے جو ایک بہت سرسبز اور کھجور کے درختوں پر مشتمل وادی ہے جو بدر کے میدان سے ایک مرحلے کے فاصلے پر واقع ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے دو اشخاص کو بدر کی جانب روانہ کیا اور خود بھی لشکر کے ہمراہ آگے بڑھتے رہے یہاں تک کہ ذَفِران نامی وادی سے گزرتے ہوئے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا جو وادی صَفُراء کے قریب ہی ایک وادی کا نام ہے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، صفحہ 420، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (معجم البلدان، جلد 3، صفحہ 468، صفحہ 7، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دونوں اشخاص جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے بھیجا تھا چلتے چلتے بدر میں جا پہنچے۔ وہاں پانی کے قریب ایک ٹیلے کے پاس اونٹ بٹھائے پھر مشکیزہ لے کر ان میں پانی بھرنے لگے۔ ان دونوں نے وہاں دو لڑکیوں کی آوازیں سنیں جو ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے پانی کی طرف آ رہی تھیں۔ ان میں سے ایک دوسری سے کہہ رہی تھی۔ قافلہ کل یا پرسوں آئے گا میں ان کے پاس مزدوری کر کے تیرا قرض اتار دوں گی۔ ان لڑکیوں کے علاوہ ایک اور آدمی بھی وہاں موجود تھا اس آدمی نے کہا تم سچ کہہ رہی ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے آدمیوں نے یہ باتیں سن لیں اور دونوں اپنے اونٹوں پر سوار ہو کر واپس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ سنا تھا اس کی اطلاع دے دی۔ (ماخوذ از السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، صفحہ 422، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) بتایا کہ اس طرح ایک لشکر آ رہا ہے۔ تو یہ اطلاع جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گئی تو آپ بھی مزید ہوشیار ہو گئے۔ باقی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگی۔

اس وقت میں کچھ مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک حاضر جنازہ ہے جو مکرم شیخ غلام رحمانی صاحب یو.کے کا ہے۔ گذشتہ دنوں ان کی بانوے سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ یہ حضرت شیخ غلام جیلانی صاحب آف امرتسر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب جن کو لمبا عرصہ کراچی کی جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ عرصے تک امیر جماعت کراچی بھی رہے۔ ان کے داماد تھے۔ مکرم شیخ غلام رحمانی صاحب کے والد نے 1902ء میں قادیان کا سفر کیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت حاصل کی اور یہ کہتے ہوئے فوری ایمان لے آئے کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا۔ غلام رحمانی صاحب 1958ء میں برطانیہ آئے۔ یہاں آ کر الیکٹریکل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ پھر لمبا عرصہ یہاں ہسپتال میں ایک میڈیکل ریسرچ کونسل میں کام کیا۔ کئی سال تک بطور نیشنل جنرل سیکرٹری اور دس سال سے زائد عرصہ صدر جماعت ساؤتھ آل (Southall) کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ساؤتھ آل مشن کی لوکل کونسل سے منظوری کیلئے بہت کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو بارآور بھی کیا۔ جب ایک گھر میں مشن ہاؤس قائم کیا گیا تو ایک پڑوسی نے مقامی انتظامیہ سے شکایت کر دی۔ انتظامیہ نے صورتحال کا جائزہ لیا اور اس کو بند کرنے کا ارادہ کیا لیکن رحمانی صاحب نے بڑی کوشش کر کے بڑی محنت سے اپنا موقف انتظامیہ کے سامنے پیش کیا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ملی اور جماعت کے حق میں فیصلہ ہوا۔ رحمانی صاحب نے سالہا سال تک ساؤتھ آل مشن ہاؤس میں اتوار کی کلاسز منعقد کیں اور نئی نسل کے کئی لوگوں کو اسلام احمدیت کی تعلیم سے روشناس کروایا۔ 1996ء میں آپ نیشنل سیکرٹری وصایا مقرر ہوئے اور جب 2005ء میں میں نے وصیت کے بارے میں تحریک کی تھی کہ پچاس فیصد چندہ دہندضرور موصی ہوں تو انہوں نے بڑی محنت سے اس بارے میں کوشش کی اور تحریک بھی کرتے رہے اور انہوں نے شعبہ وصایا کو کمپیوٹرائزڈ بھی کیا اور آرگنائزڈ کیا۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند تھے۔ خوش گفتار، دھیمے مزاج کے مالک، کم گو، پیار محبت سے ملنے والے ایک نیک ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا والہانہ تعلق تھا۔ حج بیت اللہ کی سعادت بھی ان کو ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ جمیلہ رحمانی صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹے خالد رحمانی اور بیٹی عائشہ ہیں۔ آپ ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب جو الاسلام ویب سائٹ کے چیئرمین ہیں ان کے بہنوئی بھی ہیں۔

لئیق طاہر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ ہر ماہ مسجد فضل میں آتے تھے اور چندے کی بڑی رقم ادا کر کے رسید لے جاتے تھے۔ اس زمانے میں مجھے ان کے ساتھ اتنا ہی تعارف تھا لیکن ان کی طبیعت پر ان کی نیکی کا اثر تھا۔ تفصیلی تعارف 1990ء میں ہوا جب ان کی بطور مربی یہاں ساؤتھ آل میں تقرری ہوئی۔ کہتے ہیں ان دنوں یہ ساؤتھ آل کے صدر جماعت تھے۔ مشن ہاؤس کی نگہداشت اپنے گھر کی طرح کرتے تھے۔ بیشتر وقت مشن ہاؤس میں رہتے۔ اس کی صفائی ستھرائی کا کام بھی کرتے۔ مشن ہاؤس کی توسیع بھی انہی کے وقت میں ہوئی۔ بہت باادب تھے۔ ہر ایک چھوٹے بڑے سے محبت اور پیار اور بزرگانہ مروت سے پیش آتے تھے۔ سلسلے کے پیسے کی حفاظت کرتے اور انتہائی بےنفس انسان تھے۔ ان کی جو خوبیاں بیان ہوئی ہیں ان میں ایک خوبی مَیں نے بھی دیکھی ہے۔ انتہائی عاجزی تھی اور خلافت سے وفا کا بڑے انتہا کا تعلق تھا۔ اس میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی اور اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ غائب ہے۔ رحمانی صاحب کا یہ جنازہ تو حاضر ہے جمعے کے بعد ان شاء اللہ ادا ہوگا اس کے ساتھ کچھ غائب جنازے ہیں۔ غائب جنازوں میں پہلا جنازہ طاہر آگ محمد صاحب کا ہے۔ یہ مہدی آباد، ڈوری، برکینا فاسو کے ہیں۔ ان کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ 44 سال ان کی عمر تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مشنری انچارج صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے والد نے 1999ء میں بیعت کی سعادت پائی تھی لیکن انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ پھر انیس سال کی عمر میں پاؤں میں تکلیف ہوئی اور واگاڈوگو علاج کیلئے گئے۔ اپنی بیماری میں بہت دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ اگر احمدیت سچی ہے تو میری راہنمائی کر۔ نوجوانی میں ان کو یہ شوق تھا کہ دین کے بارے میں جانیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگی۔ دورانِ علاج مختلف خوابوں کی بنا پر ان کو تسلی ہوگئی اور واپس آ کر بیعت کر لی۔ پھر انہوں نے جماعت کے سلائی سینٹر سے ہی سلائی کا کام سیکھ لیا اور اسی کو اپنی گزر بسر کا ذریعہ بھی بنایا۔ اس عید پر عیدالفطر میں شہداء کی جو فیملیز تھیں، برکینا فاسو کے جو شہداء تھے۔ ان کے کپڑے سلوانے تھے کوئی درزی کام لینے کو تیار نہیں تھا۔ جب وہاں مربی صاحب (رانا فاروق صاحب) نے ان سے پوچھا تو انہوں نے حامی بھر لی۔ میاں بیوی نے دن رات کام کر کے ستر افراد کے کپڑے عید سے پہلے سی کر بھجوا دیے۔ محمد صاحب کو تبلیغ کا بھی بڑا شوق تھا اور بڑی سلجھی ہوئی گفتگو کرتے تھے۔ اگرچہ پڑھے لکھے کم تھے یا نہیں تھے لیکن فرنچ بہت اچھی بولتے تھے۔

ان کی ٹانگ کینسر کی وجہ سے گھٹنے کے اوپر سے کاٹ دی گئی تھی۔ کچھ دن پہلے اچانک تکلیف کا دوبارہ حملہ ہوا جہاں سے ٹانگ کاٹی گئی تھی وہ سوجی لیکن ملک کے حالات کیونکہ خراب ہیں، سب راستے بند ہیں۔ واگاڈوگو میں جہاں بڑا ہسپتال تھا جا نہیں سکتے تھے۔ تو وہیں مقامی ہسپتال میں ہی چند دن رہے اور پھر وہیں ان کی وفات ہوگئی۔

جب سے احمدی ہوئے تھے انہیں تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ہمیشہ کوئی طریقہ نکال لیتے تھے۔ سمارٹ فون خریدا تو اپنے امام الحاج ابراہیم بدگا صاحب سے کہا کہ اس میں تبلیغ ریکارڈ کر کے لوگوں کو پیغام بھیجا کریں اور اس طرح تبلیغ کرتے تھے۔ خرچ بھی اس کا خود برداشت کرتے تھے۔ پسماندگان میں ان کی دو بیویاں ہیں اور پانچ بیٹے بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ مرحوم کے درجات بلند کرے۔

اگلا جنازہ، ذکر خواجہ داؤد احمد صاحب کا ہے۔ یہ 25/مئی کو اسّی سال کی عمر میں فوت ہوئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کے ایک بیٹے خواجہ فہد احمد کیری باس میں مربی سلسلہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں احمدیت کا نفوذ میرے دادا خواجہ عبداللطیف صاحب ولد خواجہ احمد دین صاحب کے ذریعے ہوا۔ دادا جان کی پرورش ان کے نانا خواجہ غلام محمد صاحب کے گھر میں ہوئی جو اللہ کے فضل سے احمدی تھے۔ کہتے ہیں میرے دادا جان نے ان کی زیر پرورش 1917ء میں تقریباً گیارہ سال کی عمر میں سلسلہ کی بیعت کی اور یوں اپنے سب بہن بھائیوں میں واحد احمدی تھے۔ کینیڈا میں طویل عرصہ ان کو جماعتی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ پہلے پاکستان میں جماعت اسلام آباد میں ان کو کافی عرصہ خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ 1974ء میں بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے پاکستان قومی اسمبلی میں آمد کے موقع پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ اس حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ان کے بارے میں اظہار خوشنودی بھی فرمایا۔ پیشے کے اعتبار سے یہ سول انجنیئر تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ جماعتی خدمات کی بطریق احسن انجام دہی کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ بوقتِ وفات مقامی سینٹر میں تھے۔ جماعت کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں تھے۔ گھر کیلئے روانہ ہونے سے تھوڑی دیر پہلے سینے میں کچھ تکلیف کے آثار ظاہر ہوئے اور چند منٹوں میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ایک بیٹے واقف زندگی ہیں۔ کیری باس میں مربی ہیں، مبلغ ہیں اور وہاں جلسے کی مصروفیات اور جماعتی مصروفیات کی وجہ سے کینیڈا نہیں آ سکے۔ اپنے والد کے جنازے میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ مرحوم کے درجات بلند کرے۔

اگلا ذکر ہے مکرم سید تنویر شاہ صاحب۔ یہ بھی کینیڈا کے، سسکاٹون کے ہیں۔ ان کی گذشتہ دنوں پیرا گوئے میں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے
جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 32، صفحہ 340)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

وفات ہوئی۔ وہاں یہ وقف عارضی کیلئے گئے ہوئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بھی ایک ہی بیٹے ہیں سید رضا شاہ اور وہ مربی سلسلہ ہیں۔ تنویر شاہ صاحب کی والدہ فرخ خانم صاحبہ ترکستان سے اپنے بھائی حاجی جنود اللہ اور اپنی والدہ کے ساتھ قادیان بیعت کیلئے آئی تھیں۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ میرے دادا سید بشیر شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب کے نواسے تھے۔ اس طرح ان کی حضرت امّ طاہر سے بھی رشتہ داری تھی۔ مرحوم جماعت کے بہت وفادار ممبر تھے۔ تنویر شاہ صاحب ہمیشہ جماعت کی خدمت کیلئے تیار رہتے تھے۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ جماعت کے پروگراموں میں ہمیں ضرور لے کے جاتے تھے اور ہر جمعے کو باقاعدہ سکول سے چھٹی کروا کے جمعے پر لے کے جایا کرتے تھے۔ مالی قربانیوں کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ ہمیشہ تنخواہ سے ایک حصہ اس کیلئے نکالتے اور گھر والوں اور جماعت کو بھی ایسا کرنے کیلئے کہتے رہتے تھے۔ تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ اکثر بتایا کرتے تھے کہ کس طرح ہم جماعت میں اچھی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ پیرا گوئے میں بھی خوشی سے بتایا کہ ان کی موجودگی میں دو بیعتیں ہوئی تھیں۔ قناعت بھی ان میں بہت تھی۔ کبھی دولت نہیں چاہی اور نہ اس کی حسرت تھی بلکہ جو اللہ نے انہیں دیا ہمیشہ اس پر شکر گزار رہتے تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ پر یقین اور توکل تھا کہ جو بھی ضرورت ہے اللہ پوری کر دے گا اور جب کوئی مشکل آتی تو کہتے کہ دعا کرو، اللہ سنبھال لے گا اور اللہ تعالیٰ سنبھال بھی لیا کرتا تھا۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں مجھے بار بار کہتے تھے کہ بطور مربی اپنی ذمہ داری سمجھو اور اخلاص سے کام کیا کرو۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ انتالیس سال کا ہمارا ساتھ تھا اور میں نے ان میں کوئی کمی نہیں دیکھی۔ خلیفہ وقت کے ساتھ بہت پیار اور وفا کا تعلق تھا اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ صراط مستقیم پر خود بھی چلتے اور بچوں کو بھی چلاتے۔ کہتی ہیں ہماری زندگی کے دوران کبھی بھی کسی کے بارے میں برا بیان نہیں کیا۔ اور پھر سسرالی رشتوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ کہتی ہیں کہ میری والدہ کو جب بھی میری ضرورت ہوئی مجھے خوشی سے ان کے پاس بھیج دیا۔ پیرا گوئے کے مربی عبدالنور باطن صاحب کہتے ہیں کہ کینیڈا میں مختلف عہدوں پر انہیں خدمت کی توفیق ملتی رہی لیکن ان میں فخر اور برتری ظاہر کرنے کا کوئی عنصر نہیں تھا۔ ان میں جماعت کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ جہاں بھی جاتے بھرپور انداز میں ہمیشہ ایک فرض سمجھ کر نہایت محبت کے ساتھ کام سرانجام دیتے۔ کہتے ہیں ان کی شخصیت کا پیرا گوئے جماعت کے نوجوانوں پر گہرا اثر تھا۔ انہیں صبر، مہربانی اور مہمان نوازی سکھائی۔

صدر جماعت رجائنا حبیب الرحمٰن صاحب کہتے ہیں کہ جماعت کے بہت مخلص خادم تھے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ سجی رہتی تھی۔ میں نے انہیں کبھی غصے میں نہیں دیکھا۔ بہت حلیم اور پیار سے کارکنوں سے کام لیتے تھے۔ خدمت کی وجہ سے تھکن کا احساس کبھی نہیں دیکھا۔ ایسا لگتا تھا کہ ان پر ہمیشہ اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کی دھن سوار رہتی تھی۔ خلافت سے نہایت درجے کا عشق تھا۔ پیرا گوئے کے ایک نومبائع الیاس اولیویرا صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ میرا ان سے تعارف تو مختصر وقت کا کچھ عرصے سے تھا لیکن اس مختصر وقت میں انہوں نے میرے لیے اور میرے دوستوں کیلئے، ان لوگوں کیلئے جو راہِ اسلام میں نئے ہیں ایک عظیم ورثہ چھوڑا۔ ان سے ہم نے صبر سیکھا۔ ہم نے ہر وقت مددگار، مہربان اور اچھا بننا سیکھا۔ کہتے ہیں انہوں نے ہمیں سکھایا کہ کسی کو کچھ سکھانے کیلئے بولنا ضروری نہیں ہے بلکہ عملی خدمت کرو تو اسی سے لوگ سیکھ بھی جاتے ہیں اور تبلیغ بھی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو صبر اور حوصلہ دے۔ ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

ایک ذکر ہے اب رانا محمد ظفر اللہ خان صاحب کا جو مربی سلسلہ تھے۔ ان کی بھی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ یہ رانا عطاء اللہ خان صاحب کے بیٹے تھے۔ اپریل کے آخر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا رانا اللہ دین صاحب کے ذریعے سے ہوا جنہوں نے 1931ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد آپ کی شدید مخالفت ہوئی اور اس مخالفت کی وجہ سے بعض دوسرے رشتہ دار مرتد ہو گئے لیکن آپ احمدیت پر ثابت قدم رہے اور تبلیغ دین کرتے رہے۔ رانا ظفر اللہ صاحب نے 1987ء میں جامعہ پاس کیا۔ اس کے بعد مسلسل چھتیس سال تک ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ ان کا خدمت کا زیادہ تر وقت میدان عمل میں مختلف علاقوں میں بطور مربی کے ہی ملا۔

سید نعمت اللہ صاحب افغانی ہیں، جو آج کل گھانا میں مبلغ ہیں کہتے ہیں کہ اچینی پایان پشاور میں جہاں ہم افغانستان سے ہجرت کر کے آئے تھے وہاں یہ مربی صاحب رہ رہے تھے۔ 1999ء اور 2000ء کی بات ہے نہایت سادہ مزاج اور خاکسار اور درویش انسان تھے۔ بہت محنتی اور محبت کرنے والے اور مخلص تھے۔ افغانستان کی جماعت پر مربی صاحب کا بہت بڑا احسان ہے۔ کہتے ہیں ہم تین افغان مربیان کو اللہ تعالیٰ نے انہی کی وجہ سے مربی بنا دیا۔

غریبوں کے بہت ہمدرد تھے۔ چھپ کر غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ وفات کی خبر سن کر بہت سے ایسے لوگ مرد اور خواتین تعزیت کیلئے گھر آئے جنہیں ہم میں سے کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ اس وجہ سے بھی پریشان تھے کہ مربی صاحب نے ہمارا خرچ مقرر کیا ہوا تھا اور اپنے رشتہ داروں اور مخیر حضرات سے لے کے ان غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے، آپ کی وفات کے بعد ہمارا کیا ہوگا۔ ان کے داماد مربی سلسلہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے رانا محمد ظفر اللہ خان صاحب جیسے لوگ بہت کم دیکھے ہیں جو بے نفس ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے کسی بھی قسم کی اَنا اور تکبر ان میں نہیں دیکھی۔ معاف کرنے میں پہل کرنے والے تھے خواہ دوسرا غلط ہوتا پھر بھی معافی میں پہل کرتے تھے۔ بہت پیار کرنے والے، ہر وقت دوسروں کے کام آنے والے تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ خطبہ بطرز سوال و جواب از صفحہ 13

احمدیہ ماریشس منعقد کر رہی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے جہاں لوگ جمع ہوں اور آپس میں گھلیں ملیں۔ شور شرابہ ہو، نعرے بازی ہو اور بس۔

سوال جلسہ سالانہ قادیان ایک سال کیوں نہیں منعقد ہوا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک سال جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محسوس کیا کہ لوگ اس مقصد کو پورا نہیں کر رہے تو آپؑ نے جلسہ بھی منعقد نہیں فرمایا تھا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: عزیزو! خدائے تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اسکے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ ہو کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔ نیز فرمایا: سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں: باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بُغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت اور اطاعت باری، عَزَّ اِسْمُہٗ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔

سوال جلسہ جالانہ کی کیا فضیلت ہے اور اپنے اندر کس طرح پاک تبدیلیاں پیدا کی جائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر تقریریں سن کر آپ میں صرف وقتی جوش پیدا ہو رہا ہے اور جلسہ گاہ سے باہر نکل کر اسی جگہ پر کھڑے ہوں جہاں آپ پہلے تھے۔ اور اپنی روحانی ترقی میں قدم آگے بڑھانے والے نہ ہوں تو غور کرنا چاہئے کہ ہم کیوں جلسے میں شامل ہوتے تھے۔ یہ غور کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ پس اگر آپ میں سے ہر ایک کو اس غور کی عادت پڑ جائے یا احساس پیدا ہو جائے، جوان اور بوڑھے، مرد اور عورتیں سب اس سوچ کے ساتھ جلسے کے یہ تین گزارنے کی کوشش کریں گے تو نہ صرف ان تین دنوں میں روحانیت میں ترقی کر رہے ہوں گے بلکہ جلسے کے بعد بھی یہ احساس رہے گا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد ہمارا کیا فرض بنتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں۔ آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق اپنی زندگیاں ڈالنے کی طرف توجہ دیں۔

سوال تمہارے اندر نیک تبدیلی کس طرح قائم ہوگی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب تم ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے تو نیکیوں کے اعلیٰ معیار بھی قائم کر رہے ہو گے اور یہ تبھی ہوگا جب اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے۔ پس ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف دلوں میں رکھتے ہوئے، تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے، اس کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اور ایک اچھے مسلمان ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے جو ہماری ذمہ داری لگائی ہے آپ لوگ اس کو پورا کرنے والے ہوں۔

سوال آنحضرت ﷺ نے امام مہدی کی بابت کیا پیشگوئی فرمائی؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرے مہدی کا ظہور ہو تو اسے مان لینا خواہ تمہیں برف کی سلوں پر گھٹنوں کے بل چل کر بھی جانا پڑے جانا اور میرا سلام کہنا۔

......☆......☆......☆......

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (سوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

غلاموں کی آزادی کیلئے ایک مستقل انتظام

یہ مختلف طریقے جبری آزادی کے تھے جو اسلام نے قائم کئے۔ مگر ظاہر ہے کہ باوجود ان جبری آزادیوں کے پھر بھی بہت سے غلام ایسے رہ جاتے تھے جو ان صورتوں میں سے کسی صورت سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے اور دوسری طرف عام سفارشی رنگ میں ان کا آزادی حاصل کرنا یقینی نہیں تھا اس لئے ضروری تھا کہ کوئی ایسا مستقل اور پختہ انتظام کیا جاتا جس سے یہ موجودالوقت غلام خودبخود آزادی حاصل کرتے جاتے۔ سو اس کے متعلق اسلام نے وہ پُر از حکمت انتظام تجویز کیا جو مُکاتبت کے نام سے موسوم ہوتا ہے اور جس میں مالک اس بات پر مجبور ہوتا ہے کہ اگر غلام اپنے حالات کے لحاظ سے (جس کا فیصلہ حکومت یا عدالت کے ہاتھ میں ہوتا ہے نہ کہ مالک کے ہاتھ میں) آزادی کی اہلیت کو پہنچ چکا ہو تو وہ اس سے مناسب رقم پیدا کرنے کی شرط کر کے اسے آزاد کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ

یعنی ”اے مسلمانو! تمہارے غلاموں میں سے جو غلام تم سے مکاتبت کا عہد کرنا چاہیں تمہارا فرض ہے کہ ان سے مکاتبت کا عہد کر کے انہیں آزاد کر دو بشرطیکہ وہ آزادی کے اہل بن چکے ہوں۔ اور ایسی صورت میں تمہارا یہ بھی فرض ہے کہ اس مال میں سے انہیں بھی حصہ دو جو دراصل تو خدا کا ہے مگر خدا نے اس مکاتبت کے نتیجہ میں تمہیں عطا کیا ہے۔“

یہ آیت غلاموں کی جبری آزادی کے انتظام کا بنیادی پتھر ہے اور اسکے الفاظ بہت مختصر ہیں مگر اس کے معانی نہایت وسیع اور نہایت وقیع ہیں۔ اس میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو غلام ان کے ساتھ مکاتبت کا عہد کر کے آزاد ہونا چاہیں ان کا فرض ہے کہ انہیں آزاد کر دیں بشرطیکہ وہ آزادی کے قابل بن چکے ہوں اور مکاتبت کے عہد سے یہ مراد ہے کہ غلام اور آقا کے درمیان یہ فیصلہ ہو جاوے کہ اگر غلام اپنے آقا کو اس قدر رقم ادا کر دے گا تو وہ آزاد سمجھا جائے گا اور اس کا طریق یہ تھا کہ اس قسم کے فیصلہ کے بعد غلام عملاً آزاد ہو جاتا تھا اور اس نیم آزادی کی حالت میں وہ کوئی کام یا پیشہ از قسم تجارت یا صنعت وحرفت یا زراعت یا ملازمت وغیرہ اختیار کر کے مکاتبت کی رقم پوری کرنے کی کوشش کرتا تھا اور جب یہ رقم پوری ہو جاتی تھی تو وہ کلی طور پر آزاد سمجھا جاتا تھا اور مکاتبت کی رقم گو مالک کے تصرف میں سمجھی جاتی تھی مگر مالک کا یہ فرض تھا کہ اس میں سے مناسب حصہ غلام کو بھی دے۔ یہ انتظام ایسا مبارک اور پُر حکمت تھا کہ اس کے نتیجہ میں غلاموں میں سے اہل لوگ نہ صرف خود بخود بطور حق کے آزاد ہوتے چلے جاتے تھے بلکہ بوجہ اس کے کہ انہیں مکاتبت کی رقم پوری کرنے کیلئے کسی آزادانہ کام میں پڑنا پڑتا تھا اور ایک سول معاہدہ کی ذمہ داری برداشت کرنی پڑتی تھی، ان میں آزاد زندگی گزارنے اور ملک کے مفید شہری بننے کی قابلیت بھی پیدا ہو جاتی تھی۔

مکاتبت کا یہ انتظام مالک کی مرضی پر منحصر نہیں تھا بلکہ جبری تھا۔ یعنی غلام کی طرف سے مکاتبت کا مطالبہ ہونے پر مالک کو انکار کا حق نہیں ہوتا اور یہ کام عدالت یا حکومت کا تھا کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ آیا غلام آزادی کے قابل ہو چکا ہے یا نہیں۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ:

اِنَّ سِيْرِيْنَ سَاَلَ اَنَسًا اَلْمُكَاتِبَةَ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَبٰى فَانْطَلَقَ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ كَاتِبْهُ فَاَبٰى فَضَرَبَهُ بِالدُّرَّةِ وَيَتْلُوْ عُمَرُ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ

یعنی ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی انسؓ کا ایک غلام تھا جس کا نام سیرین تھا اس نے انس کے ساتھ مکاتبت کرنی چاہی مگر انس نے یہ خیال کر کے کہ میرے پاس بہت روپیہ ہے مجھے مکاتبت کے روپے کی ضرورت نہیں ہے۔ مکاتبت سے انکار کر دیا۔ اس پر سیرین نے حضرت عمرؓ کے پاس حضرت انسؓ کی شکایت کی۔ حضرت عمرؓ نے سیرین کی شکایت سن کر انسؓ کو حکم دیا کہ وہ مکاتبت کریں، لیکن انس نے پھر بھی نہ مانا۔ جس پر حضرت عمرؓ نے انسؓ کو دُرّہ سے مارا اور یہ قرآنی آیت سنائی کہ ”اے مسلمانو! اگر تمہارے غلام تمہارے ساتھ مکاتبت کرنا چاہیں تو تمہارا فرض ہے کہ ان کے ساتھ مکاتبت کرو۔ اس پر انس نے سیرین سے مکاتبت کا عہد کر لیا۔“

مکاتبت کی فرضیت کا دارومدار اس بات پر تھا کہ آیا کوئی غلام آزادی حاصل کرنے کا اہل بن چکا ہے یا نہیں۔ چنانچہ یحییٰ بن کثیر سے روایت آتی ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا قَالَ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ حِرْفَةً وَلَا تُرْسِلُوْهُمْ كَلًّا عَلَى النَّاسِ

یعنی ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ یہ جو قرآن شریف میں آتا ہے کہ ”اگر تم غلاموں میں بھلائی پاؤ تو تمہارا فرض ہے کہ تم مکاتبت سے انکار نہ کرو۔ اس میں بھلائی سے مراد پیشہ وغیرہ کی اہلیت ہے یعنی مقصود یہ ہے کہ ایسے غلاموں کے ساتھ مکاتبت ضروری ہو جاتی ہے جو کوئی پیشہ یا کام وغیرہ جانتے ہوں یا جلد سیکھ سکتے ہوں تا کہ وہ آزادی حاصل کرنے کے بعد سوسائٹی پر کسی قسم کے بوجھ کا باعث نہ بنیں۔“

اور یہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اس بات کا فیصلہ کہ کوئی غلام اس بات کی اہلیت کو پہنچا ہے یا نہیں حکومت کے ہاتھ میں تھا نہ کہ مالک کی مرضی پر۔ یہ حدیث اس بات کو بھی واضح کرتی ہے کہ دراصل اسلامی تعلیم کا اصل منشاء یہی تھا کہ موجودالوقت غلاموں کی حالت کو بہتر بنا کر انہیں آزادی کے قابل بنایا جاوے اور جوں جوں یہ غلام آزادی کے قابل ہوتے جائیں تُوں تُوں انہیں آزادی ملتی جاوے۔

یہ مکاتبت کا طریق چونکہ غلاموں کی آزادی کے انتظام کا بنیادی پتھر تھا اس لئے اسلام میں اسے نہایت پسندیدہ سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ اَلْمُكَاتِبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعِفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

یعنی ”ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت کو اپنے اوپر ایک حق کے طور پر قرار دے لیا ہے۔ اول مکاتب غلام جو اپنی مکاتبت کی رقم کی ادائیگی کی فکر میں ہے۔ دوسرے وہ شادی کرنے والا شخص جو اپنی عفت کے بچانے کی نیت رکھتا ہے اور تیسرے مجاہد فی سبیل اللہ۔“

غلاموں کی آزادی کی تحریک صرف افراد تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ اسلامی سلطنت کا بھی یہ فرض قرار دیا گیا تھا کہ وہ قومی بیت المال میں سے ایک معتد بہ حصہ غلاموں کے آزاد کرانے میں صرف کرے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ

یعنی ”زکوٰۃ کے اموال فقراء اور مساکین پر خرچ ہونے چاہئیں اور محکمہ زکوٰۃ کے عاملین پر اور کمزور نومسلموں پر اور غلاموں کے آزاد کرنے میں۔ اور مقروضوں کے قرض کی ادائیگی میں اور اشاعت دین کیلئے اور مسافروں کو آرام پہنچانے کیلئے۔ یہ ایک فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا۔“

اس آیت کی رو سے اسلامی سلطنت کا فرض مقرر کیا گیا ہے کہ وہ زکوٰۃ کے محاصل میں سے غلاموں کی آزادی پر روپیہ خرچ کرے۔

آزادشدہ غلاموں کے متعلق تعلیم

غلاموں کی آزادی کے اس انتظام میں اس کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ آزاد ہونے کے بعد بھی آزادشدہ غلام بالکل بے سہارا اور بے یارومددگار نہ رہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا انتظام فرمایا تھا کہ مالک اور آزادشدہ غلام کے درمیان ایک قسم کا رشتۂ اخوت مستقل طور پر قائم رہے۔ چنانچہ آپؐ کے حکم کے ماتحت مالک اور آزاد شدہ غلام ایک دوسرے کے ”مولیٰ“ یعنی دوست اور مددگار کہلاتے تھے تا کہ آقا اور غلام دونوں کے دلوں میں یہ احساس رہے کہ ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور بوقت ضرورت ہم نے ایک دوسرے کے کام آنا ہے اسی مصلحت کے ماتحت آزادشدہ غلام اور مالک کو ایک دوسرے کے متعلق حق موروثیت بھی عطا کیا گیا تھا۔ یعنی اگر غلام بے وارث مرتا تھا تو اس کا ترکہ اس کے سابقہ آقا کو جاتا تھا اور اگر مالک بے وارث رہ جاتا تھا تو اس کا ورثہ اس کے آزاد کردہ غلام کو ملتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اِعْتَقَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ

یعنی ”عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی آزادشدہ غلام لاوارث مر جاوے تو اس کا ترکہ اس کے سابق مالک کو ملے گا اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص ایسی حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی وارث نہیں تھا۔ البتہ اس کا ایک آزادشدہ غلام تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ترکہ اس کے آزادشدہ غلام کو عطا فرما دیا۔“

چونکہ اس حق موروثیت کی بنیاد مالی اور اقتصادی خیالات پر مبنی نہیں تھی بلکہ اصل منشاء مالک اور آزادشدہ غلام کے تعلق کو قائم رکھنا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم جاری فرمایا کہ یہ حق موروثیت کسی صورت میں بھی بیع یا ہبہ وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ابن عمرؓ سے روایت آتی ہے کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

یعنی ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزادشدہ غلام اور آقا کے حق موروث کی خرید وفروخت اور اس کے ہبہ وغیرہ سے منع فرمایا ہے:

پھر آزادشدہ غلاموں کی عزت واحترام کے قیام کیلئے حدیث میں آتا ہے:

عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِيْ

یعنی ”ایک دفعہ سلمان اور صہیب اور بلال وغیرہ جو آزادشدہ غلام تھے ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے سے ابوسفیان گزرا تو انہوں نے آپس میں کہا کہ ”یہ خدا کا دشمن خدائی تلوار سے بچ گیا ہے۔“ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی یہ بات سنی تو انہیں فہمائش کی اور کہا کہ کیا تم قریش کے سردار کے متعلق ایسی بات کہتے ہو؟ اس کے بعد ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے سارا ماجرا عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکر! تم نے بلال وغیرہ کو کہیں ناراض تو نہیں کر دیا؟ اگر تم نے انہیں ناراض کیا ہے تو ان کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے۔ حضرت ابوبکر فوراً بلال وغیرہ کے پاس واپس آئے اور کہا بھائیو! تم میری بات پر ناراض تو نہیں ہوئے۔ انہوں نے کہا نہیں بھائی ہم ناراض نہیں ہوئے۔ فکر نہ کرو۔“

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 392 تا 396، مطبوعہ قادیان 2011)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”سب سے بنیادی اور اوّلین اصول جس کے مطابق
ہر مسلمان مرد اور عورت کو اپنی زندگی لازماً بسر کرنی چاہئے وہ توحید ہے،
یعنی اس کامل ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اسکا کوئی ہمسر نہیں۔“

(پیغام نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(1081) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب ستمبر 1907ء میں مَیں والد صاحب کے ساتھ قادیان آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے ارشاد کی تعمیل میں مَیں نے خود ہی ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور یہ 16/ستمبر 1907ء کا دن تھا۔ اسی سال میں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا تھا اور گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہو چکا تھا۔ چنانچہ مئی 1908ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری دفعہ لاہور تشریف لے گئے تو میں اُن دنوں لاہور میں ہی تھا۔ اُن ایام میں بھی مجھے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ 26/مئی 1908ء کو دوپہر کے وقت میں اپنے کمرہ ہوسٹل میں سویا ہوا تھا کہ شیخ تیمور صاحب بڑی جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ تشریف لائے اور میرے پاؤں کو ہلا کر کہا کہ جلدی اٹھو اور میرے کمرہ میں آؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ میں فوراً اُٹھ کر اُن کے کمرہ میں گیا اور ہم نے کالج اور ہوسٹل سے چھٹی وغیرہ لینے کا انتظام کیا تاکہ حضور کے جنازہ کے ساتھ قادیان جا سکیں۔ یہ انتظام کر کے ہم احمدیہ بلڈنگس پہنچ گئے اور پھر حضور کے جنازہ کے ساتھ قادیان آئے۔ اس موقعہ پر مَیں غالباً دو دن قادیان ٹھہرا اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی بیعت کرنے کے بعد واپس لاہور چلا گیا۔ ان ایام کے احساسات اور قلبی کیفیات کا سپرد قلم کرنا میرے جیسے انسان کیلئے مشکل ہے۔

(1082) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کہ ستمبر 1905ء میں میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ پہلی دفعہ قادیان آیا اور ہم اس کوٹھڑی میں ٹھہرے جو صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (یعنی خاکسار مؤلف) کے مکان کے جنوب مشرقی کونہ میں بیت المال کے دفاتر کے بالمقابل ہے۔ ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد کچھ وقت کیلئے مسجد مبارک کی چھوٹی کوٹھڑی میں جس میں حضور علیہ السلام خود نماز ادا فرمایا کرتے تھے تشریف رکھا کرتے تھے اور کچھ عرصہ سلسلہ کلام جاری رہا کرتا تھا۔ میں ان مواقع پر ہمیشہ موجود رہتا تھا۔ صبح آٹھ نو بجے کے قریب حضور باہر سیر کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اکثر اوقات میں بھی دیگر احباب کے ساتھ حضور کے پیچھے پیچھے چلا جایا کرتا تھا۔

(1083) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جن ایام میں حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم انبالہ چھاؤنی میں دفتر سپرنٹنڈنگ انجینئر انہار میں ڈرافٹسمین تھے، ہم کو مولوی عبد اللہ صاحب سنوری کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج کل انبالہ چھاؤنی میں اسٹیشن کے قریب والے بنگلہ میں تشریف فرما ہیں۔ ہم دس اشخاص کی تعداد میں پٹیالہ سے روانہ ہوئے۔ چھاؤنی پہنچ کر سرائے متصل اسٹیشن کی مسجد میں شب باش ہوئے۔ صبح آٹھ بجے کے قریب قیام گاہ حضور پر پہنچے۔ اطلاع ہونے پر حضور نے شرف باریابی بخشا۔ ہمارے ہمراہیوں میں سے ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا کہ مجھ کو ایک درویش نے ایک درود شریف بتایا ہوا ہے۔ اس کی تاثیر یہ بتائی تھی کہ کیسی ہی کوئی مشکل درپیش ہو یا کوئی بیماری ہو یا کوئی ملازمت وغیرہ کی خواہش ہو۔ عشاء کی نماز کے بعد اس درود شریف کا ورد کرنے سے یہ مشکل اور تکلیف دور اور مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ چنانچہ اس وقت سے میرا تجربہ ہے کہ جب کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو میں اس درود شریف کا ورد شروع کرتا ہوں ۔ چندروز میں ہی وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ حضور نے سن کر یہ نہیں دریافت فرمایا کہ وہ کون سا درود شریف ہے بلکہ فرمایا کہ ہر وہ کلام جس میں سرور کائنات پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا مقصود ہو، خواہ کسی زبان میں ہو، درود شریف ہے۔ لیکن جو درود شریف نماز کے آخر میں متداول ہے وہ زیادہ صحیح روایات سے ثابت ہے، اور درود شریف کے فضائل اور تاثیرات اس قدر ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ اس کا عامل نہ صرف ثواب عظیم کا مستحق ہوتا ہے بلکہ دنیا میں بھی معزز اور مؤقر ہوتا ہے۔ میں خود اس کا صاحب تجربہ ہوں۔ آپ اس دورد کو پڑھتے جائیں جو درویش صاحب نے بتایا ہے لیکن میں یہ بتا دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں کسی ایسے درود شریف کا قائل نہیں ہوں کہ جس پر یہ بھروسہ کیا جائے کہ گویا قضا وقدر کی کلید اب ذات باری تعالیٰ کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اس درود خواں کے قبضہ میں آگئی ہے۔ ذات باری کی صفت غنا اور قدیر کو سامنے رکھ کر جس قدر درود شریف پڑھو گے بابرکت ہوگا۔ لیکن اس قادر مطلق کی بعض قضایا تو ایسی بھی ہوتی تھیں جن کے سامنے، جس پر تم درود بھیجتے ہو، اس کو تسلیم اور رضا کے سوا چارہ نہ تھا۔ اس کے بعد حضور نے یہ معلوم کر کے کہ ہم لوگ رات سے آئے ہوئے ہیں اور بخیال تکلیف و بے وقت ہونے کے حاضر خدمت نہ ہو سکے۔ حضور نے افسوس کرتے ہوئے یہ الفاظ فرمائے کہ جب آپ صرف میری ملاقات کے ارادہ سے آئے تھے تو چھاؤنی پہنچ کر آپ ہمارے مہمان تھے۔ آپ کے رات کو مسجد میں سونے سے اور خورد ونوش میں بھی جو تکلیف ہوئی ہوگی اس کے خیال سے مجھے تکلیف ہوئی ۔ یہاں چار پائیاں وغیرہ سب سامان موجود رہتا ہے۔ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوتی۔ اس کے بعد حضور نے کھانا منگوا کر ہم لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر تناول فرمایا۔ بعد فراغت طعام سب اصحاب باہر کوٹھی کے احاطہ میں درختوں کے نیچے آرام کرنے کیلئے آگئے جہاں کہ ضرورت کے موافق چار پائیاں بچھی ہوئی تھیں۔

(1084) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جاڑے کا موسم تھا اور مولوی عبد اللہ صاحب سنوری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاؤں داب رہے تھے۔ حضور کو غنودگی کا عالم طاری ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ حضور کو پیشانی پر پسینہ آیا۔ میں اس وقت آپ سے لپٹ گیا۔ آپ کی آنکھ کھل گئی تو مسکرانے لگے۔ میں نے کہا حضور اس موسم میں پیشانی پر پسینہ دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ اس وقت آپ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا! مجھے اس وقت ایک ہیبت ناک الہام ہوا اور یہ عادت ہے کہ جب ایسا الہام ہو تو پسینہ آجاتا ہے ۔ وہ الہام بھی حضور نے مجھے بتایا تھا مگر اب مجھے وہ یاد نہیں رہا۔

(1085) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص جو بظاہر فاتر العقل معلوم ہوتا تھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس خاکی وردی اور بوٹ پہنے ہوئے آیا اور سر پر کلاہ اور پگڑی تھی۔ وہ آکر حضرت صاحب کے سامنے جھک گیا۔ سر زمین سے لگا دیا۔ حضور نے اس کی کمر پر تین تھاپیاں ماریں اور وہ اٹھ کر ہنستا ہوا چلا گیا۔ مولوی عبد الکریم صاحب نے دریافت بھی کیا مگر حضور مسکراتے رہے اور کچھ نہ بتایا۔

(1086) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن مسجد اقصیٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقریر فرما رہے تھے کہ میرے درد گردہ شروع ہو گیا اور باوجود بہت برداشت کرنے کی کوشش کے میں برداشت نہ کر سکا اور چلا آیا۔ میں اس کوٹھے پر جس میں پیر سراج الحق صاحب مرحوم رہتے تھے، ٹھہرا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے تقریر میں سے ہی حضرت مولوی نور الدین صاحب کو بھیجا۔ انہوں نے درد گردہ معلوم کر کے دوا بھیجی مگر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ تکلیف بڑھتی گئی ۔ پھر حضور جلدی تقریر ختم کر کے میرے پاس آ گئے اور مولوی عبد اللہ صاحب سنوری سے جو آپ کے ساتھ تھے فرمایا کہ آپ پرانے دوست ہیں، منشی صاحب کے پاس ہر وقت رہیں اور حضور پھر گھر سے دوا لے کر آئے اور اس طرح تین دفعہ یکے بعد دیگرے دوا بدل کر خود لائے۔ تیسری دفعہ جب تشریف لائے تو فرمایا زینے پر چڑھنے اُترنے میں دقت ہے ۔ آپ میرے پاس آ جائیں۔ آپ تشریف لے گئے اور مولوی عبد اللہ صاحب سنوری مجھے سہارا دے کر حضرت صاحب کے پاس لے گئے۔ راستہ میں دو دفعہ میں نے دعا مانگی۔ مولوی صاحب پہچان گئے اور کہنے لگے کہ تم یہ دعا مانگتے ہو گے کہ مجھے جلدی آرام نہ ہو تاکہ دیر تک حضرت صاحب کے پاس ٹھہرا رہوں۔ میں نے کہا ہاں یہی بات ہے۔ جب میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ کھانا کھا رہے تھے۔ دال، مولیاں سرکہ اس قسم کی چیزیں تھیں۔ جب آپ کھانا کھا چکے تو آپ کا پس خوردہ ہم دونوں نے اٹھا لیا اور باوجودیکہ کے مجھے مسہل آور دوائیں دی ہوئیں تھیں اور ابھی کوئی اسہال نہ آیا تھا، میں نے وہ چیزیں روٹی سے کھا لیں اور حضور نے منع نہیں فرمایا۔ چند منٹ کے بعد درد کو آرام آ گیا۔ کچھ دیر بعد ظہر کی اذان ہو گئی۔ ہم دونوں مسجد میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے آ گئے ۔ فرضوں کا سلام پھیر کر حضور نے میری نبض دیکھ کر فرمایا آپ کو تو اب بالکل آرام آ گیا۔ میرا بخار بھی اُتر گیا تھا۔ میں نے کہا حضور بخار اندر ہے۔ اس پر آپ ہنس کر فرمانے لگے۔ اچھا آپ اندر ہی آجائیں۔ عصر کے وقت تک میں اندر رہا۔ بعد عصر میں نے خود ساتھ جانے کی جرأت نہ کی۔ میں بالکل تندرست ہو چکا تھا۔

(1087) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جب ہم انبالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک کوٹھی میں مقیم تھے تو ایک امر کے متعلق جو کہ دینی معاملہ نہ تھا بلکہ ایک دوائی کے متعلق تھا، حضور سے استفسار کی ضرورت پیش آئی ۔ احباب نے خاکسار کو اس کام کیلئے انتخاب کیا۔ چنانچہ میں اجازت لے کر اندر حاضر ہوا۔ حضور اپنے کمرہ میں صرف تنہا تشریف فرما تھے۔ خاکسار نے اس امر کے جواب سے فارغ ہو کر موقعہ کو غنیمت خیال کرتے ہوئے اپنے متعلق ایک واقعہ عرض کرنے کی اجازت چاہی۔ حضور نے بڑی خندہ پیشانی سے اجازت دی ۔ خاکسار نے عرض کیا کہ میں اس سے قبل نقش بندیہ خاندان میں بیعت ہوں اور ان کے طریقہ کے مطابق ذکر واذکار بھی کرتا ہوں۔ ایک رات میں ذکر نفی اثبات میں حسب طریقہ نقشبندیہ اس طرح مشغول تھا کہ لفظ لَا کو وسط سینہ سے اُٹھا کر پیشانی تک لے جاتا تھا۔ وہاں سے لفظ اِلٰہَ کو دائیں شانہ پر سے گزار کر دیگر اطراف سے گذارتے ہوئے لفظ اِلَّا اللّٰہ کی ضرب قلب پر لگاتا۔ کافی وقت اس عمل کو جاری رکھنے کے بعد قلب سے بجلی کی رَو کی طرح ایک لذت افزا کیفیت شروع ہو کر سر سے پاؤں تک اس طرح معلوم ہوئی کہ جسم کا ذرہ ذرہ اس کے زیر اثر تھا۔ آخر وہ کیفیت اس قدر بڑھی اور ناقابل برداشت معلوم ہونے لگی کہ میں نے خیال کیا اگر یہ کیفیت اس سے زیادہ رہی تو اغلب ہے کہ میں بے ہوش ہو کر چار پائی سے نیچے گر جاؤں۔ چونکہ تنہا تھا اس لئے خیال ہوا کہ صبح اگر گھر کے لوگوں نے اس طرح گرا ہوا دیکھا تو شاید وہ کسی نشہ وغیرہ کا نتیجہ خیال کریں۔ میں نے ذکر کو قصداً بند کر دیا۔ چونکہ رات کافی گذر چکی تھی اسلئے تھوڑی دیر میں ہی نیند آ گئی ۔ صبح بیدار ہونے پر حالت حسب معمول تھی۔ اس کے بعد میں نے بارہا اس طرح عمل کیا مگر وہ کیفیت پیدا نہ ہوئی۔ حضور نے سن کر فرمایا کہ اب آپ یہ چاہتے ہیں کہ وہ کیفیت پھر پیدا ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میری خواہش تو یہی ہے۔ حضور نے فرمایا کس غرض سے آپ ایسا چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس میں ایک عالَم سرور اور ایک قسم کی لذت تھی۔ اس جیسی لذت میں نے کسی اور شئے میں نہیں دیکھی۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ خدا کی عبادت لذت کیلئے نہیں کرنی چاہئے بلکہ حکم کی تعمیل اور اپنا فرض سمجھ کر کرنی چاہئے ۔ خدا چاہے تو اس میں بھی اس سے بہتر لذت پیدا ہو سکتی ہے ۔ اگر لذت کو مدنظر رکھ کر عبادت کی جائے تو لذت نفس کی ایک کیفیت ہے ۔ اس کے حصول کیلئے عبادت نفس کے زیر اتباع ہے ۔ خدا کی عبادت ہر حال میں کرنی چاہئے ۔ خواہ لذت ہو یا نہ ہو۔ وہ اس کی مرضی پر ہے۔ پھر فرمایا یہ حالت جو آپ نے دیکھی یہ ایک سالک کیلئے راستہ کے عجائبات اور غول راہ کے طور پر ہوتے ہیں اور عارضی ہوتے ہیں۔ اس کے عارضی ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ آپ اس کو پھر چاہتے ہیں۔ اسی طرح ذکر کرنے پر بھی وہ لذت حاصل نہ ہوئی۔ ہم آپ کو ایسی بات بتاتے ہیں جس میں مستقل لذت پیدا ہوگی جو پھر جدا نہیں ہوگی ۔ وہ اتباع سنت اور اسوۂ حسنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے جس کی غرض خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہے۔ ان فانی لذتوں کے پیچھے نہ پڑو۔ پھر فرمایا نماز خشوع وخضوع سے پڑھنی چاہئے ۔ منہیات سے پرہیز ضروری ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ
دین کی خدمت اور ملک وقوم دونوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائیں
اور یہ خدمت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہونی چاہئے۔"

(پیغام بر موقع نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

میں بہت خوش ہوں کہ اب آپ کی تنظیم میں بہت سے رضا کار کام کر رہے ہیں
خدا کرے کہ آپ لوگ رنگ، نسل اور مذہب کی تفریق کے بغیر تمام بنی نوع انسان کی مدد کرتے چلے جائیں
خدا تعالیٰ آپ کو پسماندہ اور تکلیف میں گھرے انسانوں کیلئے راحت اور سکون کا باعث بنا دے
آپ لوگ جو بھی رفاہی کام کرتے ہیں وہ محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہونے چاہئیں

IAAAE کی سالانہ کانفرنس منعقدہ 10/جون 2023ء بمقام اسلام آباد (یو.کے) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

مورخہ 10/جون 2023 بروز ہفتہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز نے اپنی سالانہ انٹرنیشنل کانفرنس ایوان مسرور اسلام آباد، ٹلفورڈ میں منعقد کی۔ امسال کانفرنس کا عنوان ’’انجینئرنگ برائے امن‘‘ تھا جس میں دنیا بھر کے مختلف ممالک سے ایسوسی ایشن کے ممبران نے شرکت کی۔ اس موقع پر تمام تر کارروائی براہ راست یوٹیوب کے ذریعہ نشر کی گئی۔ اس کانفرنس کو امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس رونق بخشی اور حاضرین سے بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا۔

8 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایوان مسرور تشریف لائے، ’’السلام علیکم ورحمۃ اللہ‘‘ کا تحفہ عنایت فرمایا اور کرسئ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ بعد ازاں اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم اکرم احمدی صاحب، چیئرمین IAAAE نے گزشتہ سال کی کارگزاری رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے IAAAE کو اب تک 10 ممالک میں 3800 مقامات پر پانی کے کنویں لگانے کی توفیق مل چکی ہے جس سے ساڑھے 3 ملین کے قریب لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح 520 دیہاتی علاقوں میں renewable بجلی کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ گزشتہ سال 7 ممالک میں 135 ہینڈ پمپس کو بحال کیا گیا، 55 ہینڈ پمپس کی مرمت کی گئی اور 33/ Mini Solar well systems لگائے گئے اور 9 عدد نئے boreholes کیے گئے۔ پانی کے کنوؤں کے اس کام سے گزشتہ سال کے دوران 2 لاکھ 50 ہزار سے زائد افراد نے فائدہ اٹھایا۔ اس سال 520 سے زائد دیہات میں بجلی پہنچانے کا کام کیا گیا۔ 211 سسٹمز کو ملک گنی بساؤ، یوگنڈا، کونگو کنشاسا، سیرالیون، گیمبیا اور آئیوری کوسٹ میں ٹھیک کیا گیا۔ اسی طرح گنی بساؤ، یوگنڈا اور کونگو کنشاسا میں نئے سسٹمز لگائے گئے۔ اس طرح 6 ممالک کے 36 ہزار 800/افراد تک بجلی اور لائٹ پہنچائی گئی۔ ایگریکلچرل اور فوڈ انڈسٹری میں کافی کام کیا گیا ہے۔ گھانا کے دارالحکومت عکرہ شہر میں ایک Peace City بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے جس میں 2 منزلہ 3 کمروں کے گھر تعمیر کیے جا رہے ہیں۔

خطاب حضور انور

بعدہ تقریباً سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ منبر پر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا نتیجہ ہے کہ آج IAAAE کے کارکنان یہاں اپنے سالانہ سمپوزیم کے سلسلے میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آپ لوگ مختلف کاموں اور پراجیکٹس میں مصروف ہیں کہ جن میں آپ لوگوں نے گزشتہ برس کام کیا اور آج آپ لوگوں نے آئندہ برس کیلئے منصوبہ بندی بھی کی ہوگی۔ اسی طرح آج آپ لوگوں نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اسکے فضلوں کا تذکرہ کیا ہوگا۔ جماعت کا فورم استعمال کرتے ہوئے تکنیکی مہارت کو بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے استعمال کرنا یہی دراصل IAAAE کا بنیادی مقصد تھا۔ میں نے آپ لوگوں کو یہی ہدایت کی تھی کہ دنیا کے پسماندہ ترین لوگوں تک پینے کا صاف پانی پہنچائیں۔ الحمدللہ IAAAE نے بڑی محنت اور بڑی مہارت سے میری ہدایت پر عمل کرتے ہوئے پانی کے کئی کنویں دنیا کے پسماندہ ترین علاقوں میں کھودے۔ اسی طرح IAAAE نے پسماندہ اور محکوم لوگوں کیلئے اپنے ماڈل ویلج کے منصوبے کے تحت گھر تیار کیے ہیں۔ IAAAE نے انتھک محنت کے ساتھ اپنا وقت اور اپنی فنی مہارت کا جماعت کیلئے استعمال کیا ہے۔ اسی طرح آپ کی ایسوسی ایشن نے ایک تکنیکی ٹریننگ کالج بنانے کا منصوبہ بنایا ہے جو نائیجیریا میں زیرِ تعمیر ہے۔ خدا آپ کو یہ پراجیکٹ جلد از جلد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دنیا کے موجودہ سیاسی حالات کے پیشِ نظر میں نے آپ لوگوں کو ہر طرح کی ایمرجنسی کیلئے تیار رہنے کی بھی ہدایت کی تھی۔ اس سلسلے میں میں نے آپ کو اس منصوبہ بندی کی تلقین کی تھی کہ اگر خدانخواستہ خوفناک جنگ کی صورت میں کوئی عالمی تباہی ہوتی ہے تو معاشرے اور سماج کے تمام شعبوں کو دوبارہ قائم کرنے کا لائحہ عمل بنایا جائے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ اسلام بنی نوع انسان کے حقوق کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ اسی مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار یہ تلقین فرمائی ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے آپ علیہ السلام کی جماعت ہمیشہ تیار رہے۔ ایک موقعے پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر انسان کو ہر روز یہ جائزہ لیتے رہنا چاہیے کہ اس نے کس حد تک دوسروں کی ہمدردی کی کوشش کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا ہے کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے بنی آدم! میں بھوکا تھا، تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا، میں پیاسا تھا تو نے مجھے پانی نہ پلایا، میں بیمار تھا تو نے میری تیمارداری نہ کی۔ اس پر وہ انسان کہے گا کہ اے خدا! یہ کیسے ممکن ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو مجھے بہت عزیز تھا تو نے اس سے ہمدردی نہ کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے افراد سے فرمائے گا کہ تم نے مجھے میری بھوک میں کھانا کھلایا، میرے پیاسے ہونے کی حالت میں مجھے پانی پلایا، میری تیمارداری کی۔ جماعت کے افراد عرض کریں گے کہ اے خدا ہم نے کب تیری یہ خدمت کی تو خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے میرے بندوں کی ہمدردی کا حق ادا کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری حالت یہ ہے کہ اگر میں نماز ادا کر رہا ہوں اور مجھے کسی کی تکلیف کی آواز سنائی دے تو مجھے اگر نماز توڑ کر بھی اس کی مدد کرنی پڑے تو میں ضرور اس کی مدد کروں۔ میری دلی تمنا ہوتی ہے کہ میں ہر ممکن طور پر اس شخص کی مدد کر سکوں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر عملی طور پر تم تکلیف میں گھرے انسان کی مدد نہیں کر سکتے تو کم از کم اس کیلئے دعا کرو۔

پس یاد رکھیں کہ آپ لوگ جو بھی رفاہی کام کرتے ہیں وہ محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہونے چاہئیں۔ آپ لوگ جماعتی منصوبوں میں خدمات سرانجام دے کر جماعت کا قیمتی سرمایہ بچا رہے ہیں اور یہ بہت بڑی خدمت ہے جو آپ لوگ انجام دے رہے ہیں۔

میں بہت خوش ہوں کہ اب آپ کی تنظیم میں بہت سے رضا کار کام کر رہے ہیں اور بہت سے نوجوان کام کرنے والے ہمیں میسر آ گئے ہیں جو بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عاجزی اور انکساری کے ساتھ محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

خدا کرے کہ IAAAE اپنی ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جائے اور ان مقاصد کو حاصل کرتی چلی جائے جو اس تنظیم کے قیام کی حقیقی غرض تھی۔ وہ مقاصد کہ جن کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ خدا کرے کہ آپ لوگ رنگ، نسل اور مذہب کی تفریق کے بغیر تمام بنی نوع انسان کی مدد کرتے چلے جائیں۔ آمین خدا تعالیٰ آپ کو پسماندہ اور تکالیف میں گھرے انسانوں کیلئے راحت اور سکون کا باعث بنا دے۔ آمین۔ اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

دعا کے بعد اسٹیج پر گروپ فوٹو ہوئی۔ بعدہ حضور انور لجنہ اماء اللہ کی طرف چند لمحوں کیلئے تشریف لے گئے اور مردانہ حصے میں واپس تشریف لانے کے بعد ہال کی ایک جانب تیار کیے گئے کھانے کے صدارتی میز پر رونق افروز ہوئے جہاں حضورِ انور نے شرکائے کانفرنس کے ساتھ عشائیہ تناول فرمایا بعدہ حضور انور ایوانِ مسرور سے واپس تشریف لے گئے۔

اس کانفرنس کا آغاز صبح 9 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ یہ کانفرنس کُل 6/اجلاسات پر مشتمل تھی جس کی صدارت مختلف نمائندگان نے کی اور حضور انور کے اختتامی خطاب کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ہر اجلاس میں سوال و جواب کیلئے بھی ایک حصہ مختص کیا گیا تھا جس میں شرکا کو سوالات کرنے کے علاوہ اپنی رائے دینے کا موقع بھی فراہم کیا گیا جس میں ممبران نے بھرپور شرکت کرتے ہوئے سوالات کرنے کے علاوہ تجاویز بھی پیش کیں۔

کانفرنس میں چرچ آف سائنٹولوجی کے نمائندے گریم ولسن صاحب، یونائیٹڈ نیشن جنیوا دفتر کی نمائندہ شیامی پووی ماناسنگھے صاحبہ کے علاوہ نائب صدر ہیومن رائٹس کونسل یونائیٹڈ نیشنز، ایمبیسڈر آف گیمبیا ہز ہائی نیس پروفیسر محمد وایم اوکھا صاحب، ایمبیسڈر برونڈی آفس یو.کے ہز ہائی نیس جین پیرے اوو جین پیرے اوویٹونزے صاحب اور یونائیٹڈ نیشنز ہائی کمیشن فار ریفیوجیز چیف آف ڈیویلپمنٹ، اکنامک، سوشل رائٹس ٹوڈ ہولینڈ صاحب نے بھی شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 14 جون 2023)

......☆......☆......☆......

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

اسلام امن وسلامتی اور محبت کا مذہب ہے

اسلام میں شدت پسندی اور انتہا پسندی کی کوئی گنجائش نہیں، اسلام ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے اور معاشرے میں امن اور سلامتی کے قیام کا درس دیتا ہے

اسلام ہمیں یہ حکم بھی دیتا ہے کہ بلا امتیاز ہم بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں، یہ قرآنی تعلیمات ہیں جو مَیں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں

یہ مسجد اس علاقے میں اسلامی تعلیمات کے عملی اظہار کا مظہر ہوگی

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا

مورخہ 17/جون 2023ء کو مسجد بیت السلام Scunthorpe (یو.کے) کا بابرکت افتتاح اور افتتاحی تقریب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17/جون 2023ء کو Scunthorpe میں تعمیر ہونے والی مسجد بیت السلام کی افتتاحی رسپشن میں شمولیت فرمائی اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ مسجد پہنچنے پر حضور انور کا پرجوش اور والہانہ استقبال کیا گیا۔ بچے اور بچیاں الگ الگ گروپ میں ترانے پڑھ کر حضور انور کا استقبال کررہے تھے۔

حضور انور نے مقامی وقت کے مطابق 3 بجکر 55 منٹ پر تختی کی نقاب کشائی کی اور بعدہ دعا کروائی جس میں مسجد کے احاطہ میں موجود تمام احباب وخواتین اور بچے شامل ہوئے۔ بعدہ حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا۔ نیز مسجد کے احاطہ میں ایک زیتون کا پودا بھی لگایا۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی پھر حضور انور ایک مارکی میں تشریف لائے جہاں تقریب میں شامل ہونے والے معززین کو حضور پُرنور سے ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر

Martin Vickers MP
Holly Mumby-Croft MP
Councillor Janet Longcake
Air commodore Andrew Dickens
Superintendent Sharon

سمیت بعض معززین موجود تھے۔

معززین نے حضورِانور کی خدمت میں سکنتھورپ کا تعارف پیش کیا۔ ملاقات کے بعد مہمان اور بعدہٗ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس مارکی میں تشریف لائے جہاں اختتامی تقریب کا آغاز ہونے والا تھا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ریجنل امیر نارتھ ایسٹ ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے بعد مسجد کی مختصر تاریخ اور حالات بیان کیے۔

بعد ازاں ممبر آف پارلیمنٹ سکنتھورپ Holly Mumby-Croft صاحبہ نے حضور انور کا خیر مقدم کرتے ہوئے آج کے دن کو یادگار قرار دیا اور اس تقریب میں مدعو کیے جانے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم حضور انور کے خطاب کے منتظر ہیں۔

ممبر آف پارلیمنٹ کلیتھوپ Martin Vickers صاحب نے کہا کہ مختلف کمیونٹیز کو ایک جگہ جمع کرنے اور ایک دوسرے کے عقائد کو جاننے کا یہ ایک بہترین موقع ہے۔ مجھے علم ہے کہ مذہبی عقائد بھی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور مختلف عقائد کے افراد کا اس تقریب میں آنا مستقبل کے تعلقات کو مضبوط کرنے کیلئے خوش آئند بات ہے۔

کونسلر نارتھ لنکا شائر Janet Longcake صاحبہ نے کہا کہ حضور انور سے ملاقات میرے لیے ایک اعزاز ہے۔ مجھے اس تقریب میں دعوت دینے کا بہت شکریہ۔ مجھے احمدی کمیونٹی کو جاننے کا بھی موقع ملا ہے اور اس کمیونٹی کا مطمح نظر "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" یقیناً اس معاشرے میں امن وسلامتی کی علامت ہے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

5 بجکر 21 منٹ پر حضور انور منبر پر تشریف لائے اور انگریزی زبان میں خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سب سے پہلے تو مَیں دل کی گہرائیوں سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں ہماری اس مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شرکت کیلئے تشریف لائے ہیں۔ ہمارے مہمانوں کی اکثریت احمدیت یا اسلام سے تعلق نہیں رکھتی اسکے باوجود آپ تمام مہمان ہماری تقریب میں شامل ہورہے ہیں یہ بات آپ کی وسعتِ قلبی کو ظاہر کرتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ پس آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کررہا ہوں۔

آج کا دن ہمارے لیے نہایت خوشی اور مسرت کا دن ہے کیونکہ آج ہم اپنی اس نئی مسجد کے افتتاح کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں بھی آئیں جس کی وجہ سے اس کی تعمیر اور افتتاح میں تاخیر ہوئی۔ مقامی آبادی کی طرف سے اس مسجد کے قیام کی مخالفت کی گئی لیکن خدا کے فضل سے تمام مشکلات دور ہوگئیں۔ اس سلسلے میں مَیں مقامی کونسل اور متعلقہ حکام نیز مقامی آبادی کا بھرپور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس مسجد کا قیام ہماری جماعت کی مالی قربانیوں کے طفیل ممکن ہوا ہے۔ بعض احباب نے اس سلسلے میں بڑی بھاری رقوم پیش کیں تاکہ وہ سب ایک جگہ جمع ہوکر اجتماعی طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی کوشش کرسکیں۔ مجھے اندازہ ہے کہ جب میں یہ بات کہتا ہوں کہ یہ مسجد اس علاقے میں اسلامی تعلیمات کے عملی اظہار کا مظہر ہوگی تو یقیناً بعض لوگوں کے دلوں میں وساوس اور خدشات پیدا ہوتے ہیں اور یہ قدرتی بات ہے، جس کا ہمیں احساس ہے۔ اس دور میں تو ویسے بھی مسلمانوں اور اسلام کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حقیقت اسکے بالکل برعکس ہے۔ اسلام میں شدت پسندی اور انتہا پسندی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام توظلم اور زیادتی سے منع کرتا ہے اور معاشرے میں امن اور سلامتی کے قیام کا درس دیتا ہے۔ اسلام کا پیغام تو یہ ہے کہ بنی نوع انسان بلاتفریق مذہب وملت اور رنگ ونسل انسان ہونے کی حیثیت میں اکٹھے ہوجائیں۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ کسی علاقے میں اسلام کا تعارف اچھی طرح ہوجائے تو اسے چاہیے کہ وہاں مسجد بنادے۔ اس بات سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد یہ تھا کہ اس عمل سے غیر مسلم اسلام کی تعلیمات کو قریب سے دیکھ پائیں گے۔

اسی طرح اسلام ہمیں یہ حکم بھی دیتا ہے کہ بلا امتیاز ہم بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔ اس حوالے سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسلام کا جو نقشہ یہ شدت پسند گروہ پیش کرتے ہیں اسلامی تعلیمات اس سے یکسر مختلف ہیں۔ اسلام تو امن وسلامتی اور محبت کا مذہب ہے۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بات آپ کو متاثر کرنے کیلئے میں یوں ہی کہہ رہا ہوں بلکہ یہ قرآنی تعلیمات ہیں جو میں آپ کے سامنے پیش کررہا ہوں۔ اسلام بڑا واضح حکم دیتا ہے کہ دین کے معاملے میں جبر کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہر حقیقی مومن اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ جب بھی کوئی مسجد تعمیر ہو تو وہ ان مقاصد کے تابع ہو جو اولین مسجد یعنی بیت الحرام کی تعمیر کے مقاصد تھے۔ پس ہر مسجد کا رخ کعبۃ اللہ کی طرف ہی ہوا کرتا ہے۔ بیت اللہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو بھی اس میں داخل ہوتا ہے وہ گویا امن میں داخل ہوتا ہے۔ قرآن نے تو یہ حکم دیا ہے کہ جاہل شخص کی جہالت کا جواب بھی جہالت سے نہیں دینا بلکہ امن اور وقار سے ایسی صورتحال سے گزر جانا ہے۔ اسلام مسلمانوں کو صبر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ اگر اسلام اتنا ہی پرامن مذہب ہے تو اسلام کے آغاز میں جنگیں اور خون خرابہ کیوں ہوا۔ یہ سوال دراصل اسلام کی تعلیمات سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ اسلام تو بڑے پیچیدہ اور مخصوص حالات میں جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر انتہائی ظلم وستم ہوا۔ انہیں گھروں سے بے گھر کیا گیا، انہیں قتل کیا گیا۔ مکہ معظّمہ کے تیرہ سالہ قیام کے دوران مسلمانوں پر ہر طرح کے مظالم ڈھائے گئے۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد بھی اُن ظالموں نے اسلام کا پیچھا کیا، مسلمانوں پر زبردستی جنگ مسلط کی۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو محض دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی۔ اس اجازت کا ذکر سورۂ حج کی آیات میں ملتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی گئی جن پر حد درجہ ظلم ہوا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد پر قادر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض دوسرے گروہوں کو روکنے کا انتظام نہ فرماتا تو یقیناً لوگوں نے مسیحیوں کے گرجا گھر، یہود کے معابد اور مسلمانوں کی مساجد سب کو منہدم کردینا تھا۔ پس مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت مذہبی آزادی کے قیام کی غرض سے دی گئی تھی۔ آج کے دور میں اگر جائزہ لیا جائے تو کہیں بھی مسلمان اسلام کی سربلندی کیلئے کفار سے برسرِ پیکار نہیں بلکہ یہ سیاسی جنگیں ہیں جن میں اسلامی ممالک کے علاوہ دیگر ممالک بھی شامل ہیں۔ یوکرین کی مثال آپ سب کے سامنے ہے۔ اس دور کی جنگیں دراصل زیادہ سے زیادہ علاقے اور وسائل پر قابض ہونے کیلئے لڑی جانے والی جنگیں ہیں۔ پس یہ تو بہت بڑا ظلم ہوگا اگر ان جنگوں کو مذہب سے جوڑا جائے۔ ہم تو اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ہر طرح کی مذہبی آزادی میسر ہے۔ ہم اپنے دین پر آزادی کے ساتھ عمل کرسکتے ہیں۔ اپنے مذہب کے پرچار کیلئے مساجد کی تعمیر کرسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: مذہبی آزادی کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ حقوق العباد پر بھی بڑا زور دیتی ہے۔ مثلاً ہم نے دنیا کے پسماندہ ترین اور دور دراز علاقوں میں ہسپتال اور سکول تعمیر کیے ہیں۔ ایسے ہی پسے ہوئے طبقات تک ہم پینے کا صاف پانی پہنچانے کا انتظام کررہے ہیں۔ ہماری ان کاوشوں سے مستفید ہونے والے احباب محض احمدی نہیں ہیں بلکہ دنیا بھر کے لوگ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں وہ ان سہولیات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سے اس علاقے کے لوگ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف ہوسکیں گے۔ اسی طرح ان لوگوں کے اسلام اور مسلمانوں سے متعلق تمام شکوک وشبہات بھی ان شاء اللہ دور ہوجائیں گے۔ اس مسجد کا تو نام ہی 'بیت السلام' یعنی سلامتی اور امن کا گھر رکھا گیا ہے۔

آخر میں مَیں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ یہ مسجد خدا کے نور اور اس کی روشنی کا مظہر بن جائے۔ خدا کرے کہ یہ مسجد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، رواداری اور محبت کی طرف توجہ دلاتے چلے جانے کا باعث ہو۔ خدا کرے کہ یہاں کے مقامی احمدی مسلمان اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں۔ یہ لوگ یہاں کی آبادی کیلئے امن اور سلامتی کا ضامن بن جائیں۔ آخر میں مَیں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ بہت شکریہ

5 بجکر 49 منٹ پر حضور انور کا خطاب اپنے اختتام کو پہنچا جس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے تمام مہمانان کے ہمراہ عشائیہ تناول فرمایا۔

(بشکریہ اخبار روزنامہ الفضل 24/جون 2023)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنادیتا ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11 صفحہ 345)

طالبِ دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ تریپور، صوبہ تامل ناڈو)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4؍مئی 2023ء بروز جمعرات دوپہر 12 بجے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ نعیمہ جمیل فیضی صاحبہ اہلیہ مکرم احمد لطیف فیضی صاحب (صدر جماعت پٹنی ہیتھ، یو۔کے)

26؍اپریل 2023ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت میاں نظام الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی تھیں۔ آپ کی فیملی 2014ء میں راولپنڈی سے یوکے منتقل ہوئی تھی۔ مرحومہ نے پاکستان میں اپنی لوکل لجنہ میں مختلف خدمتوں کی توفیق پائی اور جب یہاں آئیں تو پٹنی ہیتھ کی لجنہ کی لوکل عاملہ میں شامل رہیں۔ آپ کے میاں نے راولپنڈی میں قائد ضلع اور نائب امیر ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(2) مکرمہ بشریٰ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ولی محمد صاحب (بیت الفتوح ایسٹ جماعت، یو۔کے)

30؍اپریل 2023ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مولوی کریم بخش صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ مرحومہ کے والد مکرم رحم دین صاحب کو لمبا عرصہ فضل عمر ہسپتال اور دفاتر تحریک جدید میں خدمت کی توفیق ملی۔ نیز مرحوم فرقان فورس میں بھی شامل تھے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز اور ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آنے والی ایک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ بے پناہ محبت اور عقیدت کا تعلق تھا اور اولاد کو بھی مضبوط تعلق قائم رکھنے کی نصیحت کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم حفیظ اللہ خان صاحب (اکاؤنٹنٹ شعبہ مال، امریکہ)

21؍فروری 2023ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے نانا حضرت چوہدری قائم دین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم محمد آباد اسٹیٹ سندھ میں حاصل کی اور پھر پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ملازمت شروع کی اور ساتھ ہی اسلامیات میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 1998ء میں فیملی کے ساتھ امریکہ شفٹ ہو گئے اور شعبہ مال امریکہ کے علاوہ ایم ٹی اے مسرور ٹیلی پورٹ سلور سپرنگ میری لینڈ میں بطور شفٹ انچارج خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ افراد جماعت کو ہومیوپیتھی ادویات کی ترسیل کا کام بھی کرتے رہے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، منکسر المزاج، نرم دل، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم نے قرآن کریم کے کچھ حصے حفظ کیے ہوئے تھے اور بڑی خوش الحانی سے ان کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اسلام احمدیت اور نظام جماعت کے بارہ میں گہرا علم رکھتے تھے اور خلافت سے بہت عشق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم حمید اللہ خان صاحب (مربی سلسلہ) کے بھائی تھے۔

(2) مکرم ڈاکٹر طاہر اشفاق صاحب (جرمنی)

31؍مئی 2022ء کو 57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے والد نے خود احمدیت قبول کی تھی۔ جبکہ آپ کی عمر اس وقت تقریباً 7 سال تھی۔ والد کی خواہش پر انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی اور پھر اپنے ذاتی شوق سے ہومیوپیتھک میڈیسن کا ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔ کراچی میں لمبا عرصہ فری ہومیوپیتھک کلینک چلاتے رہے۔ آپ نے اپنی زندگی دکھی انسانیت کی خدمت اور احمدیت کی تبلیغ کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ تبلیغ کا کوئی ادنیٰ سا موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ پنجوقتہ نماز باجماعت اور تہجد کا خاص التزام کرتے تھے۔ بڑے صائب الرائے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرم چوہدری محمد سعید باجوہ صاحب (سابق ہیڈ ماسٹر و لیکچرر ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ)

12؍فروری 2023ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد مکرم چوہدری عبد العزیز باجوہ صاحب آف چک 33 جنوبی سرگودھا نے ایک الٰہی نشان دیکھ کر خود احمدیت قبول کی تھی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، ضرورتمندوں کے خیر خواہ، بہت منکسر المزاج، صابر و شاکر، شریف النفس اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ عمر بھر فدائیت کے ساتھ جماعتی خدمت بجالاتے رہے۔ مالی قربانی اور دیگر تحریکات میں خوش دلی سے حصہ لیتے تھے۔ توہین مذہب کے ایک جھوٹے مقدمہ میں کئی سال تک بڑے تحمل، بردباری، ثابت قدمی اور بشاشت قلبی کے ساتھ صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔ بڑی پروقار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کے شاگرد دنیا بھر میں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عمر قمر صاحب (ربوہ، حال جرمنی)

6؍فروری 2023ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ جس کی وجہ سے آپ کو ہمیشہ مخالفت کا سامنا رہا۔ تمام خاندان نے ہمیشہ ہی آپ سے قطع تعلق رکھا۔ بعض دفعہ یہاں تک بھی کہا گیا کہ اگر احمدیت چھوڑ دو تو ہم تم سے تعلقات بحال کرلیں گے۔ مگر آپ ثابت قدم رہیں اور احمدیت کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ خلافت سے بے حد عشق تھا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، غریبوں کی ہمدرد، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب (ربوہ)

9؍فروری 2023ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز اور خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ظہیر احمد بابر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ربوہ کی والدہ اور مکرم رفیق احمد ناصر صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کی ساس تھیں۔

(6) مکرمہ حافظہ رشدیٰ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم شعیب احمد ناصر صاحب (ربوہ)

29؍جنوری 2023ء کو 38 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حافظ قرآن تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خدمت دین کا بہت شوق اور جذبہ تھا۔ لجنہ ہال اور ایم ٹی اے میں کام کے علاوہ محلہ میں ناصرات کی سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ شادی کے بعد محلہ دار الاحسان میں آئیں تو یہاں بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم بھی دیتی رہیں۔ پردہ کا بہت خیال رکھتی تھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ آپ اشعار بھی کہہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7) مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) رفیق احمد بھٹی صاحب (راولپنڈی)

9؍نومبر 2022ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ جو کہ چونڈہ کے پہلے صحابی تھے۔ مرحوم جماعت راولپنڈی کے سرگرم اور فعال رکن تھے۔ مقامی جماعت کے صدر کے علاوہ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ کئی بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ مہمان نوازی، انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ 1985ء میں آپ کو اعلیٰ کارکردگی پر ملٹری کی طرف سے تمغہ امتیاز دیا گیا۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے ہومیو پیتھک کا کورس مکمل کیا اور پھر NUML یونیورسٹی سے انٹرنیشنل ریلیشنز میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ملکی رپورٹ

جلسہ سالانہ گڑھ پدا ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ کا کامیاب انعقاد

مورخہ 4؍جون 2023 کو بعد دوپہر جلسہ شروع ہوا۔ پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم ناصر عالم صاحب امیر ضلع بالاسور کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی نصیر خان صاحب مبلغ سلسلہ بالاسور نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ مکرم علی قادر صاحب معلم سلسلہ نے تفسیر صغیر سے سنایا۔ اس کے بعد ایک اردو نظم خوش الحانی سے پڑھی گئی۔ بعدہ اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ’’ہستی باری تعالیٰ‘‘ مکرم نوید الفتح صاحب مبلغ و داعیٔ خصوصی صوبہ اڈیشہ نے کی۔ اس کے بعد دوسری تقریر بعنوان ’’سیرت آنحضرت ﷺ غیروں سے حسن سلوک‘‘ خاکسار نے کی۔ اس کے بعد ایک اردو نظم پیش کی گئی۔ اس کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر ’’ختم نبوت کی حقیقت و صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام‘‘ کے عنوان پر مکرم مولوی فضل نعیم صاحب داعیٔ خصوصی دعوت الی اللہ جنوبی ہند نے کی۔ شام ساڑھے چھ بجے پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی ٹھیک شام سات بجے شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ظہور الدین خان صاحب صدر جماعت و نائب امیر ضلع بالاسور نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ گلستان احمد صاحب کی ہوئی۔ اڈیہ ترجمہ مکرم مولوی مقصود علی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ایک نظم اڈیہ زبان میں مکرم روشن احمد خان صاحب نے سنائی۔ اجلاس کی پہلی تقریر بزبان اڈیہ مکرم فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ کٹک کی ہوئی۔ اسی طرح مزید دو تقاریر جماعتی مقررین کی ہوئیں۔ غیر مسلم معززین کو بھی اظہار رائے کا موقع دیا گیا۔ رات دس بجے دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 700 کے قریب حاضری رہی۔ جلسہ کی خبر مختلف اخباروں میں شائع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(اکبر خان، مبلغ انچارج جماعت احمدیہ بالاسور، اڈیشہ)

حضرت صدیقؓ کی ذاتِ گرامی رجا وخوف، خشیت وشوق اور انس ومحبت کی جامع تھی اور آپ کا جوہر فطرت صدق وصفا میں اتم واکمل تھا اور حضرت کبریاء کی طرف بکمال منقطع تھا

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9/دسمبر 2022 بطرز سوال وجواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات میں کیا کمال موجود تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرتِ صدیقؓ کی ذاتِ گرامی رجا وخوف، خشیت وشوق اور انس ومحبت کی جامع تھی اور آپکا جوہر فطرت صدق وصفا میں اتم واکمل تھا اور حضرت کبریاء کی طرف بکمال منقطع تھا۔

سوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا لقب کیوں عطا کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نبی ﷺ نے صحابہؓ میں سے آپ کے سوا کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا تا کہ وہ آپ کے مقام اور عظمتِ شان کو ظاہر کرے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کی تمام خوشی کس سے وابستہ تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام خوشی اعلائے کلمۂ اسلام اور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تھی۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام کی سخت حالت دیکھی تو آپ نے کیا کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے اسلام کو ایک ناتواں اور بیکس اور نحیف ونزار ماؤف شخص کی طرح پایا تو آپ ماہروں کی طرح اس کی رونق اور شادابی کو دوبارہ واپس لانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک لٹے ہوئے شخص کی طرح اپنی گم شدہ چیز کی تلاش میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ اسلام اپنے متناسب قد، اپنے ملائم رخسار، اپنی شادابی جمال اور اپنے صاف پانی کی مٹھاس کی طرف لوٹ آیا اور یہ سب کچھ اس بندۂ امین کے اخلاص کی وجہ سے ہوا۔

سوال سچا مومن اور مسلمان بننے کیلئے کیا ضروری ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آپؓ کی فضیلت حکمِ سریع اور نصِ محکم سے ثابت ہے اور آپ کی بزرگی دلیلِ قطعی سے واضح ہے اور آپ کی صداقت روزِ روشن کی طرح درخشاں ہے، آپ نے آخرت کی نعمتوں کو پسند فرمایا اور دنیا کی ناز ونعمت کو ترک کر دیا، دوسروں میں سے کوئی بھی آپؓ کے ان فضائل تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس طرح کی شخصیت کے مالک تھے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ معرفتِ تامہ رکھنے والے عارف باللہ، بڑے حلیم الطبع اور نہایت مہربان فطرت کے مالک تھے اور انکسار اور مسکینی کی وضع میں زندگی بسر کرتے تھے، بہت ہی عفو ودرگزر کرنے والے اور مجسم شفقت و رحمت تھے۔ حضرتِ صدیقؓ کی ذاتِ گرامی رجاء و خوف، خشیت وشوق اور انس ومحبت کی جامع تھی اور آپ کا جوہر فطرت صدق وصفا میں اتم واکمل تھا اور حضرت کبریاء کی طرف بکمال منقطع تھا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کے اخلاق کی بابت مزید کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر نفس اور اس کی لذات سے خالی اور ہوا وہوس اور اسکے جذبات سے کلیۃً دور تھے اور آپ حد درجہ کے متبتّل تھے اور آپ سے اصلاح ہی صادر ہوئی اور آپؓ سے مومنوں کیلئے فلاح وبہبود ہی ظاہر ہوئی۔ آپ ایذا اور دکھ دینے کی تہمت سے پاک تھے۔ اس لئے تُو داخلی تنازعات کی طرف نہ دیکھ بلکہ انہیں بھلائی کی طرز پر محمول کر۔ کیا تو غور نہیں کرتا کہ وہ شخص جس نے اپنے ربّ کے احکامات اور خوشنودی سے اپنی توجہ اپنے بیٹے بیٹیوں کی طرف نہیں پھیری تا کہ وہ انہیں مالدار بنائیں یا انہیں اپنے عمّال میں سے بنائیں اور جس نے دنیا سے صرف اسی قدر حصہ لیا جتنا اس کی ضرورتوں کیلئے کافی تھا تو پھر تُو کیسے خیال کر سکتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر ظلم روا رکھا ہوگا۔

سوال قرآن کریم میں نبیوں کے بعد صدیقوں کا ذکر کیوں کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ کے جوہر میں صدق وصفا، ثابت قدمی اور تقویٰ شعاری داخل تھی۔ خواہ سارا جہاں مرتد ہو جائے آپ ان کی پرواہ نہ کرتے اور نہ پیچھے ہٹتے بلکہ ہر آن اپنا قدم آگے ہی بڑھاتے گئے۔ اور اسی وجہ سے اللہ نے نبیوں کے فوراً بعد صدیقوں کے ذکر کو رکھا اور فرمایا: فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ (النساء: 70) اور اس (آیت) میں صدیق (اکبرؓ) اور آپ کی دوسروں پر فضیلت کے اشارے ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ میں سے آپ کے سوا کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا تا کہ وہ آپ کے مقام اور عظمتِ شان کو ظاہر کرے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کا آخری کلمہ کیا تھا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو آخری کلمہ ادا فرمایا وہ یہ تھا کہ (اے اللہ!) مجھے مسلم ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔

سوال سلسلۂ خلافت کے آغاز کیلئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیوں مقدم فرمایا گیا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت صدیق اکبرؓ نے ایمان لانے کے بعد طرح طرح کی ذلت اور رسوائی دیکھی اور قوم، خاندان، قبیلے، دوستوں اور بھائی بندوں کی لعن طعن دیکھی، رحمان خدا کی راہ میں آپ کو تکلیفیں دی گئیں اور آپ کو اسی طرح وطن سے نکال دیا گیا جس طرح جن وانس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا گیا تھا۔ آپ نے دشمنوں کی طرف سے بہت تکلیفیں اور اپنے پیارے دوستوں کی طرف سے لعنت ملامت مشاہدہ کی۔ آپ نے بارگاہِ ربّ العزت میں اپنے مال وجان سے جہاد کیا۔ آپ معزز اور ناز ونعم میں پلنے کے باوجود معمولی لوگوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ راہِ خدا میں (وطن سے) نکالے گئے۔ آپ اللہ کی راہ میں ستائے گئے۔ آپ نے راہِ خدا میں اپنے اموال سے جہاد کیا اور دولت وثروت کے رکھنے کے بعد آپ فقیروں اور مسکینوں کی طرح ہو گئے۔ اللہ نے یہ ارادہ فرمایا کہ آپ پر گزرے ہوئے ایام کی آپ کو جزا عطا فرمائے اور جو آپ کے ہاتھ سے نکل گیا اس سے بہتر بدلہ دے اور اللہ کی رضا مندی چاہنے کیلئے جن مصائب سے آپ دوچار ہوئے ان کا صلہ آپ پر ظاہر فرمائے اور اللہ محسنوں کے اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ لہٰذا آپ کے ربّ نے آپ کو خلیفہ بنا دیا اور آپ کیلئے آپ کے ذکر کو بلند کیا اور آپ کی دلجوئی فرمائی اور اپنے فضل ورحم سے عزت بخشی اور آپ کو امیر المومنین بنا دیا۔

سوال آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا کیا ردِّعمل تھا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جب آنحضرتؐ نے رحلت فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار کھینچ کر نکلے کہ اگر کوئی کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہے تو مَیں اسے قتل کر دوں گا۔ ایسی حالت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بڑی جرأت اور دلیری سے کلام کیا اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ (آل عمران: 145) یعنی محمد بھی اللہ تعالیٰ کے ایک رسول ہی ہیں اور آپؐ سے پہلے جس قدر نبی ہو گزرے ہیں۔ سب نے وفات پائی۔ اس پر وہ جوش فرو ہوا۔

......☆......☆......☆......

جماعت احمدیہ کے جلسوں کے خاص مقاصد ہوتے ہیں اور سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنا ہے، ہمیشہ ایسے نظریات اور فلسفوں سے بچو جو تمہیں خدا سے دُور لے جانے والے ہوں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2/دسمبر 2005 بطرز سوال وجواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر 119 کی تلاوت فرمائی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ۔

سوال اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس میں اللہ ہمیں نصیحت فرما رہا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب آپ کا غلامِ صادق ہی سب سے بڑا صادق ہے۔

سوال جماعت احمدیہ کے جلسوں کے کیا مقاصد ہوتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کے جلسوں کے خاص مقاصد ہوتے ہیں اور سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ ہمیشہ ایسے نظریات اور فلسفوں سے بچو جو تمہیں خدا سے دور لے جانے والے ہوں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں یہ ماریشس کا کون سا جلسہ تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری موجودگی میں یہ جلسہ پہلا جلسہ ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ کسی بھی خلیفۃ المسیح کی موجودگی کا یہ پہلا جلسہ ہے جو جماعت

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11310: میں ضیافت خان ولد مکرم نواب الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال پوسٹ نواپٹنا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سات ایکڑ کھیتہ زمین واقع موجا پلاٹ نمبر 1880 کھاتہ نمبر 3795، پلاٹ نمبر 1880، کھاتا نمبر 5325، 5324، پلاٹ نمبر 1879، کھاتہ نمبر 5367 اور 1881، 1952، 1896۔ اس کی موجودہ قیمت 80 لاکھ روپے ہے۔ ایک پلاٹ رقبہ 2.50 گنٹھ موجا جماد ئی پور پلاٹ 7/770 اس کی موجودہ قیمت کم وبیش 20 لاکھ روپے ہے۔ گھر باڑی رکبہ پانچ گنٹھ پلاٹ نمبر 1505 پنکال اس کی موجودہ قیمت پندرہ لاکھ روپے ہے۔ مذکورہ بالا پلاٹ پر ایک مکان خاکسار نے بنایا ہے اس کی قیمت 25 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ادش خان العبد: ضیافت خان گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11311: مَیں تسمین آراء زوجہ مکرم محمد سفاقت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 گلے کا ہار، 6 چوڑیاں، 2 کنگن، 8 انگوٹھیاں، 6 جوڑی کان کے کانٹے (کل وزن 160 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل وانگوٹھیاں کل وزن 251 گرام، حق مہر مبلغ 3 لاکھ 30 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد سفاقت علی الامۃ: تسمین آراء گواہ: محمد یحییٰ

مسل نمبر 11312: مَیں ربوہ بیگم زوجہ مکرم منور علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کے کانٹے ایک جوڑی (کل وزن 2 تولہ 22 کیریٹ) حق مہر مبلغ 10 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور علی خان الامۃ: ربوہ بیگم گواہ: شرافت علی خان

مسل نمبر 11313: مَیں بریرہ ارم بنت مکرم شیخ محمود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 13؍اگست 1999 پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار جنوبی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3.400 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 2.800 گرام۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/13,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ محمود احمد الامۃ: بریرہ ارم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 11314: مَیں مبشر علی ولد مکرم ظفر علی صاحب کاغذ گر، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 25 مئی 1998ء پیدائشی احمدی، ساکن محلہ طاہر ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24؍فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9310 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ظفر علی کاغذ گر العبد: مبشر علی گواہ: عبدالحفیظ منڈاشی

مسل نمبر 11315: مَیں ریشمہ سلطانہ زوجہ مکرم شیخ فرحان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10؍فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 گلے کا ہار، 1 گلے کی چین، 3 جوڑی کان کے کانٹے، 6 انگوٹھیاں، 2 چوڑیاں، 1 مانگ ٹیکا (کل وزن 7.50 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 4 جوڑی پائل، 1 کمرپٹی، 1 چابی رنگ، 1 انگوٹھی (کل وزن 35 تولہ) حق مہر مبلغ -/1,35,500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شیخ فرحان الامۃ: ریشمہ سلطانہ گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 11316: مَیں ممتاز بیگم زوجہ مکرم حلیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 گلے کا ہار، 1 گلے کی چین، 2 جوڑی کان کے کانٹے، 1 انگوٹھی (کل وزن 5 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 2 جوڑی وزن 30 تولہ، حق مہر مبلغ 35 ہزار روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: حلیم خان الامۃ: ممتاز بیگم گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11317: مَیں رخسانہ بیگم زوجہ مکرم کلیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6؍فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 گلے کا ہار، 1 گلے کی چین، 2 انگوٹھیاں، 2 کنگن، 4 جوڑی کان کے کانٹے (کل وزن 64 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 2 جوڑی پائل چھوٹے، 1 جوڑی پائل بڑے، 1 چابی چھلا (کل وزن 35 تولہ) حق مہر مبلغ -/65,501 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم فروری 2023 سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر الامۃ: رخسانہ بیگم گواہ: کلیم خان

مسل نمبر 11318: مَیں طاہر خان ولد مکرم معمول خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10؍فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ حبیب العبد: طاہر خان گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 11319: مَیں عثمان احمد خان ولد مکرم کرامت احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان تلاش روزگار عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8؍فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شہادت خان العبد: عثمان احمد خان گواہ: قیوم خان

مسل نمبر 11320: مَیں قیوم خان ولد مکرم محسن خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 18؍اگست 1967ء پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گھر باڑی رقبہ 145 ڈسمل بمقام کیرنگ کھاتہ نمبر 751 پلاٹ نمبر 823 تا 826 (کل 4 پلاٹس) اس میں ایک تعمیر شدہ مکان ہے (زمین اور مکان کی موجودہ قیمت 10 لاکھ روپئے ہے) ایک پلاٹ رقبہ 200 ڈسمل کھاتہ نمبر 110 پلاٹ نمبر 1733 (موجودہ قیمت 6 لاکھ 60 ہزار روپئے) اس میں ہم 3 بھائی 2 بہن شرعی حصہ دار ہیں، کھیتی زمین کل 293 گنٹھ کھاتہ نمبر 60 موضع بالی ساہی کھاتہ نمبر 105 موضع کمبھیلو کھاتہ نمبر 16 موضع کنڈیلو کھاتہ نمبر 62، 63 بمقام دیبو سنگھ پرساد (موجودہ قیمت 5 لاکھ 86 ہزار روپئے) نوٹ: کھیتی زمین میں ہم 2 بھائی اور 2 بہن شرعی حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر العبد: قیوم خان گواہ: شیخ حبیب

مسل نمبر 11321: مَیں باسطہ بیگم زوجہ مکرم یعقوب خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبر کوٹ (ڈھینکانال) صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، 2 جوڑی کان کے کانٹے (کل وزن 1.50 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 1 جوڑی 6 تولہ، حق مہر مبلغ 22 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: یعقوب خان الامۃ: باسطہ بیگم گواہ: میر سبحان علی

مسل نمبر 11322: مَیں صدیقہ بیگم زوجہ مکرم مسیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبر کوٹ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک چین گلے کا، ایک جوڑی کان کے کانٹے (کل وزن 1 تولہ 22 کیریٹ) حق مہر مبلغ 22 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مسیم خان الامۃ: صدیقہ بیگم گواہ: فیروز خان

مسل نمبر 11323: مَیں سیدہ امۃ القدوس زوجہ مکرم ابراہیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبرکوٹ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 گلے کا ہار، 3 جوڑی کان کے کانٹے، 4 انگوٹھیاں، 2 جوڑی کنگن (کل وزن 11 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 2 جوڑی پائل وزن 10 تولہ، حق مہر مبلغ 30 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابراہیم خان الامۃ: سیدہ امۃ القدوس گواہ: ستار خان

مسل نمبر 11324: مَیں حسن آراء بیگم زوجہ مکرم گلّاء الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبرکوٹ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 گلے کا ہار، 2 گلے کی چین، 4 جوڑی کان کے کانٹے، 2 انگوٹھیاں، 1 جوڑی کنگن (کل وزن 68 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 2 جوڑی پائل 10 تولہ، حق مہر مبلغ -/35,500 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فضل عمر الامۃ: حسن آراء بیگم گواہ: مظفر علی

مسل نمبر 11324: مَیں مشتاق طاہر علی خان ولد مکرم مکرم علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی باڑی عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبرکوٹ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ رقبہ 4 ڈسمل واقع پرتاب نگری کٹک کھاتہ نمبر 985/1597 پلاٹ نمبر 2727/6108 موجودہ قیمت 13 لاکھ 30 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمداز جائیداد ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر سبحان علی العبد: مشتاق طاہر علی خان گواہ: آزاد خان

مسل نمبر 11326: مَیں زبیر احمد نایک ولد مکرم محمد صابر نایک صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش یکم جولائی 2005 پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: جامعہ احمدیہ قادیان، مستقل پتا: جماعت احمدیہ محمود آباد آسنور صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21؍فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فراز احمد باشاہ العبد: زبیر احمد نایک گواہ: سرمد احمد باشاہ

مسل نمبر 11327: مَیں انو ولد مکرم علاء الدین انصاری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 10؍مارچ 1985 تاریخ بیعت 2005، ساکن جماعت احمدیہ نڈالہ ضلع کپورتھلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز مزدوری ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلامت شیخ العبد: انو گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 11328: مَیں نجمہ بی بی زوجہ مکرم انو انصاری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 2007، ساکن جماعت احمدیہ نڈالہ ضلع کپورتھلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 21 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلامت شیخ الامۃ: نجمہ بی بی گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 11329: مَیں زیبا بی بی زوجہ مکرم خلیل انصاری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1993ء تاریخ بیعت 2005، ساکن جماعت احمدیہ نڈالہ ضلع کپورتھلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 65 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلامت شیخ الامۃ: زیبا بی بی گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 11330: مَیں بکرم علی ولد مکرم ترسیم علی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 26؍مارچ 1993 تاریخ بیعت 2000ء ساکن گاؤں جودھانگری ڈاکخانہ ڈھیری والا ضلع امرتسر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6؍فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد بھٹی العبد: بکرم علی گواہ: نصر الحق

مسل نمبر 11331: مَیں پروین بیگم زوجہ مکرم دلدار خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1977 تاریخ بیعت 2008، ساکن بہرام پور ضلع روپنگر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/500 روپئے، زیور طلائی: 3 جوڑی کان کی بالیاں، ایک کوکا ناک کا (کل وزن 2 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک جوڑی پائل 100 گرام۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد زبیر الامۃ: پروین بیگم گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 11332: مَیں شاہد احمد شائل ولد مکرم جاوید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 15؍مئی 1998 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26؍جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ العبد: شاہد احمد شائل گواہ: نصر من اللہ

مسل نمبر 11333: مَیں زبیر احمد سہیل ولد مکرم جاوید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 17؍جون 1995 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26؍جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ العبد: زبیر احمد سہیل گواہ: نصر من اللہ

مسل نمبر 11334: مَیں جاوید احمد ولد مکرم منیر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 20؍ستمبر 1966 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26؍جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد چیمہ العبد: جاوید احمد گواہ: نصر من اللہ

مسل نمبر 11335: مَیں کلیم خان ولد مکرم اللہ بخش خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیورنگ عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6؍فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل 2023 سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر العبد: کلیم خان گواہ: حلیم خان

مسل نمبر 11336: مَیں شیخ عمران ولد مکرم شیخ ابراہیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازمت تاریخ پیدائش 27؍جولائی 1981 پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/55,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر العبد: شیخ عمران گواہ: شیخ حبیب

مسل نمبر 11337: مَیں سعید محمد ولد مکرم حکیم محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ بمقام کیرنگ رقبہ 54 ڈسمل کھاتہ نمبر 738/69 اس پر ایک تعمیر شدہ مکان ہے (پلاٹ اور مکان کی کل قیمت 7 لاکھ روپئے ہے) میرا گزارہ آمداز پنشن ماہوار -/15,300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر العبد: سعید محمد گواہ: شیخ حبیب

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 6 - July - 2023 Issue. 27

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

میں اور تم لوگ اللہ کے ساتھ ہیں جو حیّ و قیوم ہے، ہم اس سے اپنی فتح کیلئے دعا کرتے ہیں اسکا دامن تھامتے ہیں اسی پر توکل کرتے ہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

جنگ بدر کے حوالہ سے سرکار دو عالم سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا دلنشین و ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30/جون 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سَوَادْ بِنْ غَزِیّہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے عجیب اظہار کا واقعہ گذشتہ خطبہ میں بیان ہوا تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ نے سیرت خاتم النبیین میں اس واقعہ کے بارے میں لکھا ہے کہ رمضان 2 ہجری کی سترہ تاریخ اور جمعہ کا دن تھا اور عیسوی حساب سے 14 مارچ 623 عیسوی تھی۔ صبح اٹھ کر سب سے پہلے نماز ادا کی گئی اور پرستارانِ احدیت کھلے میدان میں خدائے واحد کے حضور سربسجود ہوئے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد پر ایک خطبہ فرمایا اور پھر جب ذرا روشنی ہوئی تو آپ نے ایک تیر کے اشارہ سے مسلمانوں کی صفوں کو درست کرنا شروع کیا۔ ایک صحابی سواد نامی صف سے کچھ آگے نکلا کھڑا تھا آپ نے اسے تیر کے اشارہ سے پیچھے ہٹنے کو کہا مگر اتفاق سے آپ کے تیر کی لکڑی اس کے سینہ پر جا لگی۔ اس نے جرأت کے انداز سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خدا نے حق وانصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مگر آپ نے مجھے ناحق تیر مارا ہے واللہ میں تو اس کا بدلہ لوں گا۔ صحابہ انگشت بدنداں تھے کہ سواد کو کیا ہو گیا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ اچھا سواد تم بھی مجھے تیر مار لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ سے کپڑا اٹھا دیا۔ سواد نے فرطِ محبت سے آگے بڑھ کر آپ کا سینہ چوم لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ سواد یہ تمہیں کیا سوجھی۔ اس نے رقت بھری آواز میں عرض کیا یا رسول اللہ دشمن سامنے ہے کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کر جانا ملتا ہے یا نہیں۔ میں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپ کے جسم مبارک سے اپنا جسم چھو جاؤں۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں کو سیدھا کر لیا تو صحابہ سے فرمایا جب تک میں تمہیں حکم نہ دوں تم حملہ نہ کرنا اور اگر دشمن تم سے قریب آ جائے تو ان کو تیر اندازی کر کے پیچھے دھکیلنا کیونکہ فاصلے سے تیر اندازی اکثر اوقات بیکار ثابت ہوتی ہے اور تیر ضائع ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح تلواریں بھی اس وقت تک نہ سونتنا جب تک دشمن بالکل قریب نہ آ جائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خطبہ کا ذکر آتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سامنے خطبہ دیا جس میں جہاد کی ترغیب دی اور صبر کی تلقین فرمائی۔ فرمایا مصیبت کے وقت صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور فرماتا ہے اور غموں سے نجات عطا فرماتا ہے۔ سختی کے مقامات میں صبر ایسی چیز ہے جس سے اللہ غم کو دور کر دیتا ہے دکھ سے نجات دیتا ہے۔ آخرت میں اس کے ساتھ نجات پاؤ گے یعنی صبر دکھانے کے ذریعہ۔ اللہ کا دامن مضبوطی سے تھام لو کہ وہ تم سے راضی ہو جائے۔ اس جگہ تم اپنے رب کی آزمائش پر پورا اترو۔ تم اس کی رحمت اور مغفرت کے مستحق ہو جاؤ گے جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ اس کا وعدہ حق ہے اس کی بات سچ ہے اس کی سزا شدید ہے۔ میں اور تم لوگ اللہ کے ساتھ ہیں جو حی و قیوم ہے۔ ہم اس سے اپنی فتح کیلئے دعا کرتے ہیں اس کا دامن تھامتے ہیں اسی پر توکل کرتے ہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور مسلمانوں کو بخش دے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ بنو ہاشم اور کچھ دوسرے لوگ قریش کے ساتھ مجبوراً آئے ہیں خوشی سے نہیں آئے وہ ہم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ پس تم میں سے جو کوئی بنو ہاشم کے کسی آدمی سے ملے تو اس کو قتل نہ کرے اور جو ابوالبختری سے ملے وہ اس کو قتل نہ کرے اور جو عباس بن عبدالمطلب سے ملے تو وہ ان کو بھی قتل نہ کرے۔ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ نے کہا کہ ہم اپنے باپوں بیٹوں بھائیوں اور رشتہ داروں کو تو قتل کریں اور عباس کو چھوڑ دیں۔ اللہ کی قسم اگر میں عباس کو ملا تو میں ضرور اسے قتل کر دوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے حضرت عمر بن خطاب سے فرمایا کہ کیا رسول اللہ کے چچا پر تلوار ماری جائے گی؟ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں کہ میں تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت ابوحذیفہ بعد میں کہا کرتے تھے کہ میں اس کلمہ کی وجہ سے چین میں نہیں رہا اور ہمیشہ اس سے ڈرتا رہا سوائے اس کے کہ شہادت میری اس بات کا کفارہ کر دے چنانچہ حضرت ابوحذیفہ جنگ یمامہ کے دن شہید ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں پر فتح پانے کا وعدہ دیا گیا تھا مگر جب بدر کی لڑائی شروع ہوئی جو اسلام کی پہلی لڑائی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رونا اور دعا کرنا شروع کیا اور دعا کرتے کرتے یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے کہ اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ وَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا یعنی اے میرے خدا اگر آج تو نے اس جماعت کو جو صرف تین سو تیرہ آدمی تھے ہلاک کر دیا تو پھر قیامت تک کوئی تیری بندگی نہیں کرے گا۔ ان الفاظ کو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس قدر بیقرار کیوں ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو آپ کو پختہ وعدہ دے رکھا ہے کہ میں فتح دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے مگر اس کی بے نیازی پر میری نظر ہے یعنی کسی وعدے کا پورا کرنا خدا تعالیٰ پر حق واجب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے اس لئے ہمیں ہر دفعہ ہر وقت خوفزدہ رہنا چاہئے فکر مند رہنا چاہئے جب آپ سائبان میں دعا کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اونگھ طاری ہوئی پھر یکایک بیدار ہوئے اور فرمایا اے ابوبکر خوش ہو جاؤ تمہارے پروردگار کی مدد آ گئی ہے۔ یہ دیکھو جبرائیل اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اسے چلاتے آ رہے ہیں اس کے پاؤں پر غبار کے نشان ہیں۔

میدان بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن عوام کو میمنہ پر مقرر کیا مقداد بن عمرو کو میسرہ پر اور قیس بن ابی صعصاع کو ساقہ یعنی پیادہ فوج پر مقرر کیا۔ لشکر کی بالعموم قیادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگلی صفوں میں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کو اپنی ہدایات کا پابند کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پیش قدمی نہ کرے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے اسلحہ کے بامقصد استعمال کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا جب دشمن تمہارے پہنچ میں آ جائے تو تیر چلانا اور تیروں کو حتی الامکان بچا کر رکھا۔

حضور انور نے فرمایا سائبان میں دعا کرنے کا واقعہ جنگ شروع ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ یہ واقعہ لکھا اس طرح گیا ہے جس سے سمجھا جاتا ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں شامل نہیں ہوئے۔ آپ شامل تھے۔ دعا جنگ سے پہلے آپ نے کی جس کے نتیجہ میں فرشتوں کی مدد اللہ تعالیٰ نے بھیجی۔ حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ ہم بدر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے قریب تر تھے۔ اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب مجاہدین سے زیادہ سخت جنگ کرنے والے تھے۔

جب قریش میدان بدر میں اترے تو انہوں نے عمیر بن وھب کو بھیجا کہ جاؤ دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جنگجو ہیں؟ تو عمیر نے اپنے گھوڑے کو لشکر اسلام کے گرد دوڑایا اور پھر قریش مکہ کے پاس آ کر کہا کہ میرے نزدیک تو یہ لوگ تین سو کے اندازے میں کچھ کم یا زیادہ ہوں گے۔ مگر اے قریش میں نے دیکھا ہے کہ تم پر بلائیں موت کو لے کر نازل ہو رہی ہیں۔ میں نے ایسی اونٹنیاں دیکھی ہیں جو موتوں کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کوئی قتل نہ کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ہم میں سے ایک ایک آدمی کو قتل کر لے۔ اگر انہوں نے اپنی گنتی کے مطابق ہمارے آدمیوں کو قتل کر ڈالا تو اس کے بعد زندگی میں کیا لطف رہے گا۔ اب جو تم مناسب سمجھو کرو۔ حکیم بن حزام یہ باتیں سن کر عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور اسے کہا کہ تُو قریش میں برگزیدہ اور سردار ہے لہٰذا لوگوں کو واپس لے جاؤ اور عمرو بن حضرمی کا خون بہا ادا کر دو۔ عتبہ نے کہا مجھے منظور ہے۔ پس تم ابن حنظلہ یعنی ابوجہل کے پاس جاؤ۔ چنانچہ حکیم بن حزام اس مقصد کیلئے ابوجہل کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے عتبہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ وہ دیت ادا کر دے گا تم قریش کو واپس لے چلو۔ ابوجہل کہنے لگا کہ عتبہ نے جب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے وہ ڈر گیا ہے اور بزدلی کا مظاہرہ کرنے لگا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بخدا ہم نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان فیصلہ کر دے۔ ابوجہل نے یہ بھی کہا کہ عتبہ اس لئے ہمیں جنگ سے روک رہا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ مسلمان ہمارے لئے اونٹ کے ایک نوالے کی طرح ہیں یعنی بہت ہی آسانی سے ہم انہیں قتل کر دیں گے اور ان مسلمانوں میں عتبہ کا بیٹا بھی ہے۔ عتبہ کے یہ بیٹے حضرت ابوحذیفہ تھے جو مسلمانوں کی طرف سے میدان بدر میں موجود تھے۔ جب عتبہ کو ابوجہل کی طرف سے بزدلی کے اس طعنے کی خبر پہنچی تو اس نے کہا اس بزدل یعنی ابوجہل کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون بزدل ہے اور ڈرا ہوا ہے۔

جب فوجیں ایک دوسرے کے بالکل آمنے سامنے تھیں تو قدرت الٰہی کا ایک عجیب تماشہ یہ ہوا کہ اس وقت لشکروں کے کھڑے ہونے کی ترتیب ایسی تھی کہ اسلامی لشکر قریش کو اصلی تعداد سے زیادہ بلکہ دوگنا نظر آتا تھا۔ جس کی وجہ سے کفار مرعوب ہوئے جاتے تھے اور دوسری طرف قریش کا لشکر مسلمانوں کو ان کی اصلی تعداد سے کم نظر آتا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے دل بڑھے ہوئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دور سے عتبہ کو دیکھا تو فرمایا۔ اگر لشکر کفار میں سے کسی میں شرافت ہے تو اس سرخ اونٹ کے سوار میں ضرور ہے۔ اگر یہ لوگ اس کی بات مان لیں تو ان کیلئے اچھا ہو لیکن جب حکیم بن حزام ابوجہل کے پاس آیا اور اس سے لڑائی نہ کرنے اور واپس چلنے کی تجویز بیان کی تو وہ فرعونِ امت بھلا ایسی باتوں میں کب آنے والا تھا چھٹتے ہی بولا۔ اچھا اچھا اب عتبہ کو اپنے سامنے اپنے رشتہ دار نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اور پھر اس نے عمرو بن حضرمی کے بھائی عامر حضرمی کو بلا کر کہا تم نے سنا تمہارا حلیف عتبہ کیا کہتا ہے اور وہ بھی اس وقت جبکہ تمہارے بھائی کا بدلہ گویا ہاتھ میں آیا ہوا ہے۔ عامر کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور اس نے عرب کے قدیم دستور کے مطابق اپنے کپڑے پھاڑ کر اور ننگا ہو کر چلانا شروع کیا واعمراہ واعمراہ کہ ہائے افسوس میرا بھائی عمرو بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے۔ ہائے افسوس میرا بھائی بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے۔ اس صحرائی آواز نے لشکر قریش کے سینوں میں عداوت کے شعلے بلند کر دیئے اور جنگ کی بھٹی اپنے پورے زور سے دہکنے لگ گئی۔

اور پھر اس کے بعد جب جنگ شروع ہوئی ہے اس کی تفصیل حضور انور نے فرمایا آئندہ بیان ہوگی۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad